عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہل خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت اور تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں روپے کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے اور لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں لندن میں مرکز ختم نبوت قائم کر دیا گیا ہے اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کرنے کی کوششیں شروع ہیں اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ کی رضاجوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکواۃ، صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ) میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے۔ واجرکم علی اللہ ۔ والسلام وعلیکم ورحمتہ اللہ

(فقیر) **خان محمد**

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۔ ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
ایم اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی ۳
فون ۔ ۷۱۱۹۷۱

ہفت روزہ
ختم نبوت
کراچی
انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷	۱۰ شوال تا ۱۶ شوال ۱۴۰۹ھ بمطابق ۲۷ مئی تا ۲ جون ۱۹۸۹ء	شمارہ نمبر ۱

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ـــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـــ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ـــ متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ـــ عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ ـــ حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ـــ ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری ـــ قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور ـــ محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر ـــ دین محمد فریدی
جھنگ ـــ غلام حسین
ٹنڈو آدم ـــ محمد راشد مدنی
پشاور ـــ مولانا نورالحق نور
لاہور ـــ مولانا کریم بخش
مانسہرہ ـــ سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ـــ مولوی فقیر محمد
لیہ ـــ حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان ـــ محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ـــ فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ ـــ محمد متین خالد
ملتان ـــ عطاء الرحمان
سرگودھا ـــ حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) ـــ نذیر احمد بلوچ
گجرات ـــ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ـــ قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ـــ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ـــ
امریکہ ـــ چوہدری محمد شریف محمود • ڈنمارک ـــ محمد ادریس • ٹورنٹو ـــ حافظ سعید احمد
دوبئی ـــ قاری محمد اسماعیل • ناروے ـــ میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن ـــ عامر رشید
ابوظہبی ـــ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ـــ محمد زبیر افریقی • مونٹریال ـــ آفتاب احمد
لائبیریا ـــ ہدایت اللہ شاہ • بنگلہ دیش ـــ محمد اخلاص احمد • برما ـــ محمود یوسف مظاہری
بارباڈوس ـــ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ـــ اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ ـــ اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ـــ عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ـــ محمد اقبال • بنگلہ دیش ـــ محی الدین خان •

سالانہ چندہ

سالانہ ۔/۱۰۰ روپے ـــ ششماہی ۔/۵۵ روپے
سہ ماہی ۔/۳۰ روپے ـــ فی پرچہ ۔/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ـــ ۴۲۵ روپے
افریقہ ـــ ۳۷۵ روپے
یورپ ـــ ۳۷۵ "
ایشیا ـــ ۳۷۵ "

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا ـــ طابع: سید شاہد حسن ـــ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ـــ مقام اشاعت: ۴۰/اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

ختم نبوت ـــــــــ دنیا کا مقبول ترین دینی جریدہ

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے انبیاء کرام کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع فرمایا تھا، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم فرما دیا۔ قرآن مجید آخری کتاب قرار دی گئی، یہ شریعت آخری شریعت اور یہ امت آخری امت ہے۔ اب کوئی نیا نبی پیدا ہوگا اور نہ کوئی نئی امت آباد ہوگی۔

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نئی نبوت کا تصور، ایک ناقابل معافی سنگین جرم ہے۔ اس جرم کی سزا کیا ہے؟ یہ جاننے کے لئے ہمیں دور صدیقی پر نظر ڈالنی ہوگی۔ دور صدیقی میں مسیلمہ کذاب کا فتنہ اٹھتا ہے۔ ۴۰ ہزار سے زائد مرتدین اس کے ساتھی بن جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لشکر اسلام کو تیار فرما کر یمامہ کے میدان میں کوچ کا حکم دیتے ہیں۔ یمامہ کے میدان میں حق و باطل کا معرکہ ہوتا ہے۔ مسیلمہ کذاب واصل جہنم ہوتا ہے۔ جب کہ بارہ سو صحابہ کرام بھی میدان جنگ میں شہادت نوش فرماتے ہیں۔

مسیلمہ کذاب کا فتنہ کوئی معمولی فتنہ نہیں تھا۔ صحابہ کرام نے اپنی جان کی بازی لگا کر عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ فرمایا۔ غور فرمایئے وہ کون سا عقیدہ تھا جس کے تحفظ کے لئے صحابہ کرام نے اپنی جانیں قربان کر دیں اور چمن اسلام کی اپنے خون سے آبیاری کی۔

صحابہ کرامؓ کی یہ ایمانی غیرت رہتی دنیا تک، امت کے لئے ایک مثال ہے کہ کسی نئی نبوت کو چلنے نہیں دیا جائے گا۔

عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر امتی کا فریضہ ہے ـــــــــ آیئے ہم سب مل کر اس عقیدے کے تحفظ کے لئے اپنا اپنا کردار ادا کریں۔

قادیانیت کا فتنہ عالم اسلام اور امت کے لئے ایک ناسور کی حیثیت رکھتا ہے۔ مسیلمہ کذاب کا ثانی بروزو ظل نے نئی نبوت کا دعویٰ کر کے ایک فتنہ عظیم برپا کیا تھا، مرزا قادیانی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ڈاکہ مارنے۔ آپ کی گدی کو چھینے آپ کے منصب پر قبضہ کرنے اور آپ کی سچی نبوت منسوخ کر کے اپنی جھوٹی نبوت کا ڈنکا بجایا جا رہا تھا۔ لیکن علمائے وقت نے اپنے اپنے زمانہ میں اس فتنہ کا ایسا تعاقب کیا کہ جھوٹی نبوت کا دھندا نہ چل سکا۔

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور آپ کے رفقاء نے قادیانیت کی اصلی حقیقت، لوگوں پر ظاہر کی۔ تحریکیں چلائیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل کی اور منظم انداز میں پوری دنیا کا مقابلہ شروع کیا۔

جو چناب پر قبضہ اور پورے پاکستان کو مرزائی بنانے کا خواب دیکھنے والوں۔ .... آج پاکستان کی سرزمین تنگ ہوگئی ہے۔ قادیانیوں کا مفرور سربراہ مرزا طاہر لندن راہ فرار اختیار کر کے سکون حاصل کر سکا۔ وہاں بیٹھ کر پوری امت اور پاکستان کے خلاف جنگ کا بگل بجا رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ یہ آخری معرکہ ہے ـــ خدا کرے ایسا ہی ہو اور اس معرکہ میں ان شاء اللہ قادیانیت کی مکمل تباہی ہوگی۔

ختم نبوت کی اشاعت کو چھ سال پورے ہو چکے ہیں، ساتویں سال کا پہلا شمارہ لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں۔ گذشتہ چھ سال میں آپ نے ہمیں کیا پایا، ہماری کارکردگی کیا رہی ـــ یہ بات ہم سے زیادہ ہمارے قارئین بتا سکتے ہیں۔ لیکن ہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ الحمد للہ

"ختم نبوت" نے ملت اسلامیہ کو ایک نیا ولولہ اور نیا جذبہ عطا کیا۔

"ختم نبوت" نے تحریک ختم نبوت کے مشن میں مزید روح پھونک دی

"ختم نبوت" نے فضا یکسر تبدیل کر دی۔ اب جدید تعلیم یافتہ بھی قادیانیت کو ایک بڑا فتنہ سمجھنے لگا ہے

اس کے علاوہ قارئین کے خطوط سے جو ختم نبوت میں شائع ہوتے رہتے ہیں ان کے جذبات کا نچوڑ یہ ہے کہ

"ختم نبوت" ایک ایسا جریدہ ہے جو دنیا کے اکثر و بیشتر ممالک میں پابندی سے پہنچ رہا ہے۔

"ختم نبوت" کی پابندی اشاعت نے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔

"ختم نبوت" ایک کامیاب مبلغ ثابت ہوا ہے۔

"ختم نبوت" دنیا کا سب سے زیادہ پڑھا جانے والا دینی جریدہ ہے۔

"ختم نبوۃ" کا سفر جاری ہے اور انشاء اللہ جاری رہے گا۔

ہمیں یقین ہے کہ ہمارے سفر میں رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوشش کامیاب نہیں ہوگی۔

ہم اپنے معاونین کے شکر گزار ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ وہ بھی اپنا تعاون اسی طرح جاری رکھیں اور ان تمام قارئین کے بھی بے حد ممنون ہیں جو ہمیں باقاعدگی سے پڑھتے ہیں اور ہم ان سے بھی درخواست کریں گے کہ اس کی اشاعت بڑھانے میں بھرپور تعاون کریں۔

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء تاریخ کا اہم واقعہ رونما ہوا تھا۔ قادیانی غنڈوں نے ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نہتے طلبہ پر حملہ کر کے خود اپنی تباہی کے لئے راہ ہموار کی۔ یہ وہ دن ہے جس دن تحریک تحفظ ختم نبوت کا آغاز ہوا۔ تحریک کی قیادت شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوری کر رہے تھے۔ تحریک کامیاب ہوئی اور قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ مناسب سمجھا گیا تھا کہ اسی دن سے ہم بھی اپنے سفر کا آغاز کریں۔ چنانچہ اسی دن سے ہم نے اپنا سفر شروع کیا تھا۔ اور ہم روز بروز کامیابی سے اپنی منزل کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اللہ کرے "ختم نبوت" کا یہ سفر قادیانیت کے خاتمہ کا سبب بنے گا۔

آج کے دن ہم شہدائے ختم نبوت اور ان تمام علمائے کرام کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ جن کی ولولہ انگیز قیادت نے تحریک تحفظ ختم نبوت کو کامیابی کی راہ پر گامزن کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کی قبروں پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

اس وقت ختم نبوت کے محاذ پر جو حضرات ہمارے ساتھ ہیں، ہم ان کو یقین دلاتے ہیں کہ کامیابی کی منزل اب دور نہیں ہے۔ جد و جہد میں لگے رہیں انشاء اللہ قادیانیت کا بت ضرور پاش پاش ہو کر رہے گا۔

نئی جلد کے آغاز پر حضرت امیر مرکزیہ کا پیغام شمع ختم نبوت کے پروانوں کے نام

ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کراچی اپنی عمر کے چھ سال کامیابی کے ساتھ مکمل کر چکا ہے۔ اس دینی جریدے نے امت مسلمہ کو نہ صرف قادیانیت بلکہ ہر باطل قوت کے مقابلہ میں ایک نیا حوصلہ اور جذبہ عطا کیا ہے۔ آج اس رسالہ کی بدولت نہ صرف پاکستان کے شہروں اور دیہاتوں میں بلکہ بیرون ملک میں بھی جہاں جہاں یہ رسالہ پہنچ رہا ہے بیداری کی ایک عظیم لہر دوڑ چکی ہے، جس کا ثبوت وہ رپورٹیں ہیں جو وقتاً فوقتاً رسالہ میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اس رسالہ کی بدولت بہت سے راہ ہدایت سے بھٹکے ہوئے افراد کو خدا کے فضل سے ہدایت کا راستہ نصیب ہوا اور وہ ارتداد و قادیانیت سے توبہ کر کے دوبارہ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس رسالہ کو کامیابی کے ساتھ جاری رہنا، اس سے تعاون کرنا، اس کی اشاعت کو بڑھانا شمع ختم نبوت کے ہر پروانے کی ذمہ داری ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوت کے نئے سال کے آغاز پر ہفت روزہ کے ہر قاری، ہر معاون اور عالمی مجلس کے ہر ساتھی کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ اب اس کی اشاعت میں کم از کم دوگنا اضافہ کرنا ہے۔ جتنا اشاعت ہوگا اضافہ ہوگا۔ اتنی ہی فتنہ قادیانیت کے خاتمہ کی منزل قریب تر ہوتی چلی جائے گی۔ میں امید رکھتا ہوں کہ تمام ساتھی اس رسالہ کی اشاعت میں اضافہ کی طرف ضرور توجہ دیں گے۔

فقط

فقیر خان محمد عفی عنہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ـــــ مرکزی دفتر ملتان

اللہ تعالیٰ صرف پاک مال قبول کرتے ہیں

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ کسی پر ظلم نہ کرو، کسی شخص کا مال اس کی طیب خاطر کے بغیر لینا حلال نہیں (مشکوٰۃ، زیلعی) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور ارشاد ہے کہ جو شخص ایک بالشت زمین کسی کی ظلم سے لے گا قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا وہ حصہ جو اس ایک بالشت کے مقابل ہے طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔ (مشکوٰۃ)

وفد ہوازن کا قصہ نہایت مشہور ہے کہ جب وہ شکست کھانے کے بعد مسلمان ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ درخواست کی کہ غنیمت میں جو قیدی اور مال ان کا لیا گیا ہے وہ ان کو واپس مل جائے۔ تو حضورؐ نے بعض مصالح کی بنا پر یہ وعدہ فرما لیا کہ دونوں چیزیں تو واپس نہیں ہو سکتیں، ان میں سے ایک واپس ہو سکتی ہے۔ انہوں نے قیدیوں کے واپس مل جانے کی درخواست کی تو حضورؐ نے سب مسلمانوں سے جن کا ان میں حق تھا یہ اعلان فرمایا کہ میں نے ان کے قیدی واپس کرنے کا وعدہ کر لیا ہے، تم میں سے جو شخص اپنا حصہ طیب خاطر سے مفت دے دے وہ دیدے۔ اور جو اس کو پسند نہ کرے ہم اس کا بدل اس کو دے دیں گے۔ بھلا حضورؐ کے ایما کے بعد صحابہؓ میں کون انکار والا تھا۔ مجمع نے عرض کیا ہم طیب خاطر سے پیش کرتے ہیں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجمع کے درمیان میں یہ صحیح طور پر پتہ نہیں چل سکتا کہ کس کی خوشی سے اجازت ہے کس کی نہیں، اس لئے تمہارے چودھری تم سے علیحدہ علیحدہ بات کر کے تمہاری رضا کی مجھے اطلاع کر دیں (بخاری)

دوسرے کے مال میں احتیاط کا یہ اسوہ حضورؐ کا ہے، اور اس مضمون کی تائید میں احادیث کا بڑا ذخیرہ ہے کہ جبر و اکراہ سے بلا رضامندی کسی دوسرے کا مال لینا ہرگز جائز نہیں ہے۔ علماء حق نے اس میں اتنی احتیاط برتی ہے کہ جو مجمع کی شرم میں کسی کار خیر میں چندہ دیا جائے اس کو بھی پسند نہیں کیا۔ اس لیئے ایک جانب تو اس میں افراط سے بچنا ضروری ہے کہ بجبر و اکراہ کسی دوسرے کا مال نہ لیا جائے۔ کسی وقتی تحریک سے مرعوب ہو کر ہرگز قول و فعل سے، تحریر و تقریر سے جمہور اسلاف کا خلاف نہ کرنا چاہیئے۔ غریب پروری کا جذبہ بہت مبارک ہے مگر اس میں حدود سے تجاوز ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ بدترین لوگوں میں سے ہے وہ شخص جو دوسرے کی دنیا کی خاطر اپنی آخرت کو نقصان پہنچائے۔

اس لیئے اس میں ایک جانب افراط سے بچنا ضروری ہے اور دوسری جانب اس میں تفریط سے بچنا بھی اہم اور نہایت ضروری ہے۔ یہ صحیح ہے کہ مال میں زکوٰۃ ہی واجب ہے لیکن محض واجب کی ادائیگی پر کفایت کرنا ہرگز مناسب نہیں۔ اب تک جو مضامین اور روایات رسالہ میں گذر چکی ہیں وہ سب کی سب بہانگ دہل اس کا اعلان کر رہی ہیں کہ اپنے کام آنے والا صرف وہی مال ہے جو اپنی زندگی میں دے دیا گیا۔ اور اللہ کے یہاں جمع کر دیا گیا بعد میں نہ کوئی ماں باپ یاد رکھتا ہے نہ بیوی یا اولاد پوچھتی ہے سب چند روز کے فرضی آنسو مفت کے بہا کر اپنے اپنے مشغلہ میں لگ جائیں گے۔ کسی کو مہینوں اور برسوں بھی مرنے والے کا خیال نہیں آئے گا۔ اس سب سے قطع نظر حدیث بالا کے سلسلہ میں ایک اور اہم اور کلی بات بھی ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ دین کے متعلق ایک مہمل اور بیہودہ لفظ ہماری زبانوں پر ہوتا ہے "اجی ہم دنیاداروں سے فرائض ہی ادا ہو جائیں تو غنیمت ہے۔ نوافل تو ہم جیسے لوگوں کا کام ہے" یہ شیطانی دھوکہ ہے۔ نوافل اور تطوعات فرائض ہی کی تکمیل کے واسطے ہوتے ہیں۔ کون شخص یقین کر سکتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے کسی فرض کو بھی پورا کا پورا کر دیا اور جب اس میں کوتاہی رہتی ہی ہے تو اس کے پورا کرنے کے لیے نوافل ہوتے ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آدمی نماز سے ایسی حالت میں فارغ ہوتا ہے کہ اس کے لیئے اس نماز کا دسواں حصہ لکھا جاتا ہے، نواں حصہ، آٹھواں حصہ ساتواں حصہ، چھٹا، پانچواں، چوتھا، تہائی، آدھا حصہ لکھا جاتا ہے۔ (ابوداؤد) یہ مثال کے طور پر حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ ہم لوگ جیسی نمازیں پڑھتے ہیں اس کا تو ہزارواں بلکہ لاکھواں حصہ بھی لکھ لیا جائے تو محض اس کا لطف و کرم ہے۔ ورنہ وہ تو اپنی بداعمالیوں اور بے اخلاصی کی وجہ سے ایسی ہوتی ہیں جیسا کہ دوسری احادیث میں ہے کہ بعض نمازیں پرانے کپڑے کی طرح سے لپیٹ کر منہ پر ماری جائیں گی کہ ان میں قبول کا کوئی درجہ بھی نہ ہوگا۔ ایسے احوال میں نہیں کہا جا سکتا کہ ہمارے فرائض کا کتنا حصہ لکھا گیا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز کا محاسبہ ہوگا۔ اللہ جل شانہ کا پاک ارشاد فرشتوں کو ہوگا کہ میرے بندے کی نماز دیکھو کہ ناقص ہے یا پوری اگر پوری ہوتی ہے تو وہ پوری لکھ لی جاتی ہے اور اگر ناقص ہوتی ہے تو جتنا نقصان ہوتا ہے وہ درج ہو جاتا ہے پھر ارشاد ہوتا ہے کہ دیکھو اس کے پاس کچھ نوافل بھی ہیں یا نہیں اگر نوافل اس کے پاس ہوتے ہیں تو ان سے فرائض کی تکمیل کر دی جاتی ہے۔ اس کے بعد پھر اسی طرح زکوٰۃ کا حساب کتاب ہوتا ہے۔ یعنی اول فرائض کا حساب ہوتا ہے پھر نوافل سے اس کی تکمیل ہوتی ہے۔ اس کے بعد پھر اسی طرح بقیہ اعمال کا حساب کتاب ہوتا ہے (ابوداؤد)

ایسی صورت میں اس گھمنڈ میں کسی شخص کو ہرگز

باقی صفحہ ۲ پر

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دہلوی

بیہقی میں عمرو بن حریث سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ ابن جعفرؓ کے حق میں دعا فرمائی کہ "اے اللہ ان کو خرید و فروخت میں برکت عطا فرما" دعا کا اثر یہ ہوا کہ عبداللہؓ جو چیز بھی خریدتے اس میں کامل فائدہ ہوتا۔

ابونعیم نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقدادؓ کے لیے برکت کی دعا فرمائی، دعا کا اثر یہ ہوا کہ وہ بہت مالدار ہوگئے اور روپوں کے گون ان کے گھر جمع ہوگئے، مقدادؓ کی بیوی بنت زبیرؓ واقعہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن مقدادؓ پاخانہ کے لیے میدان میں گئے۔ آپ کے پاس ایک چوہا سوراخ میں سے ایک اشرفی لاکر ڈال گیا، اور پھر دوسری اشرفی بھی یہاں تک کہ سترہ اشرفیاں لاکر ڈال گیا۔ مقدادؓ یہ سب اشرفیاں لے کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ کی تفصیل بتائی۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ مقداد! تم نے سوراخ میں ہاتھ تو نہیں ڈالا تھا؟ انہوں نے قسم کھا کر کہا کہ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ بس لے جاؤ، یہ اللہ کی جانب سے صدقہ ہے، تمہارے لیے خدا برکت دے۔ ضباعہ کہتی ہیں کہ ان اشرفیوں میں سے آخری اشرفی ابھی ختم نہ ہونے پائی تھی کہ مقداد کے گھر میں چاندی کے گون میں نے دیکھے۔

"غرارہ" کا ترجمہ گون کیا گیا ہے۔

بخاریؒ دارقطنیؒ اور امام احمدؒ نے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عروہ ابن ابی الجعد بارقیؓ کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ عروہ اس دعا کا اثر بتاتے ہیں کہ خدا کی قسم! میں کوفہ کے بازار کناسہ میں آکر کھڑا ہوتا تھا اور جب واپس ہوتا تو چالیس ہزار کا نفع اٹھی کر لاتا۔ بخاری میں یہ بھی ہے کہ عروہؓ مٹی بھی خریدتے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے اثر سے فائدہ اٹھاتے تھے۔

بیہقی اور ابن ماجہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے لیے دعا فرمائی کہ "اے اللہ! ان کو سردی اور گرمی کی تکلیف سے بچا" دعا کی برکت سے یہ حال ہوا کہ گرمیوں میں گرم اور جاڑوں میں ٹھنڈے کپڑے پہنتے تھے لیکن ان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی تھی۔

بیہقی نے عمران بن حصینؓ سے روایت کی ہے۔

عمران کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا، اتنے میں آپؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ تشریف لائیں۔ آپؐ نے ان کو دیکھا کہ بھوک کی وجہ سے چہرہ پیلا پڑ رہا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دعا فرمائی کہ اے بھوکوں کے پیٹ بھرنے والے اور گرے ہوؤں کو اٹھانے والے خدا! محمدؐ کی بیٹی فاطمہؓ کو بلندی عطا فرما یعنی ان کی تکلیف دور فرما۔

عمران کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا فاطمہؓ کا چہرہ سرخ روشن ہوگیا، زردی جاتی رہی۔ پھر ایک دن میں حضرت فاطمہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ جس دن اللہ کے نبیؐ نے دعا فرمائی، اس دن سے پھر کبھی بھوک نے مجھے تکلیف نہیں پہنچائی۔

بیہقی نے اس حدیث کے بعد لکھا ہے کہ یہ واقعہ پردے کی آیت اترنے سے پہلے کا ہے۔ جب ہی تو حضرت فاطمہؓ اور عمران کا آمنا سامنا ہوا تھا۔

بیہقیؒ اور ابن جریرؒ نے روایت کی ہے کہ طفیل بن عمروؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی کرامت یا نشانی عطا فرمایئے، جس کو دیکھ کر میری قوم میری صداقت کی قائل ہوجائے، چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ "اے خدا! طفیل کو ایک نور عطا کر، جو برابر اس کے ساتھ رہے۔ آپؐ کی دعا کے اثر سے طفیل کی پیشانی پر بالکل سامنے ایک نور ظاہر ہوگیا طفیل نے کہا کہ یا اللہ میری قوم طعنہ دے گی کہ اس کے چہرے پر سفید داغ (برص) ہے چنانچہ وہ نور طفیل کے ایک کوڑے ایک کنارے پر ظاہر ہوگیا، اور یہ نور ایسا تھا کہ رات کو چراغ کی طرح روشن رہتا۔ اسی وجہ سے طفیل کو ذوالنور کہا جاتا۔

ابن عبدالبرؒ نے ابن عباسؓ کی روایت سے حضرت طفیلؓ کا قصہ یوں بیان کیا ہے کہ طفیلؓ اپنی قوم کے سردار تھے اور بہترین شاعر بھی تھے۔ جب یہ مکہ میں آئے تو قریش نے جاکر کہا کہ تم اپنی قوم کے سردار ہو، ذرا بچ کے رہنا یہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں بہکا نہ لے، اس کے بہکاوے کا تو عالم یہ ہے کہ شوہر اور عورت کے درمیان اور باپ بیٹے کے درمیان جدائی پیدا کردیتا ہے۔

طفیلؓ کا بیان ہے کہ مجھے اتنا انہوں نے ڈرایا کہ میں اپنے کانوں میں روئی ٹھونس کر کعبہ میں گیا کہ کہیں ان کی آواز سنائی نہ دے، میں کعبہ میں داخل ہوا کہ اچانک میرے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آکھڑے ہوئے۔ خدا کو منظور ہوا آپؐ کی بات لوں سنوں، چنانچہ میں نے اپنے جی میں کہا کہ

باقی ص ۱۹ پر

ذکر و فکر

وقت کی قدر و قیمت

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

عمرِ عزیز لائق سوز گداز نیست

شریعت نے جس طور پر انضباط اوقات کر دیا ہے اس میں نہ افراط کرو نہ تفریط۔ ضبط اوقات میں تجربہ کیا ہوگا کہ قلب میں فرحت زیادہ ہوتی ہے جو لوگ برکات شرعیہ کو محسوس کرتے ہیں ان کا تو کیا کہنا وہ لوگ بھی جو صرف ضابطہ کی پابندی کرتے ہیں اپنے ٹھیک وقت پر نماز سے فراغت کر لینے پر اپنے قلوب میں فرحت محسوس کرتے ہیں۔ وقت کی قدر کرنا چاہیے ایک بزرگ کہتے ہیں کہ ایک برف فروش سے مجھ کو بہت عبرت ہوئی وہ کہتا جا رہا تھا کہ اے لوگو! مجھ پر رحم کرو میرے پاس ایسا سرمایہ ہے کہ ہر لحظہ تھوڑا تھوڑا ختم ہو جاتا ہے اسی طرح کی ہماری بھی حالت ہے کہ ہر لحظہ برف کی طرح تھوڑی تھوڑی عمر ختم ہو جاتی ہے، اسے گھلنے سے پہلے جلدی بیچنے کی فکر کرو کس کے ہاتھ؟ جس نے یہ فرمایا ہے۔

ان اللّٰہ اشتریٰ...... الخ، کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی" اور اس عمر کو ضائع مت کرو ؎

عمرِ عزیز لائق سوز و گداز نیست

ایں رشتہ را مسوز کہ چندیں دراز نیست

(الوقت ص۳۲)

کوئی حالت انسان کی ایسی نہیں جو متعلق الوقت نہ ہو اور اس وقت کے لئے کوئی خاص حکم نہ ہو انسان کا انتظام الاوقات یہ ہو کہ اپنے اوقات کو دیکھے کہ کس وقت میں کیا حکم ہے جو وقت آتا ہے اپنے ساتھ ایک حکم لاتا ہے ؎

یک چشم زدن غافل ازاں شاہ نباشی

شاید کہ نگاہے کند آگاہ نباشی

انسان کو چاہئے کہ ایک لحظہ غافل نہ رہے۔ (الوقت)

انتظارِ فراغت عبث ہے

فراغت کے وقت کو مشغول سے پہلے غنیمت سمجھو زندگی کو موت سے پہلے غنیمت سمجھو دنیا کے دھندے کبھی ختم نہ ہوں گے ایک کام کے بعد دوسرا کام نکل آئے گا، کام شروع کر دینا چاہیے ایک عارف کہتے ہیں ؎

ہر شبے گویم کہ فردا ترک ایں سودا کنم

باز چوں فردا شود، امروز را فردا کنم

یہاں تک کہ ایک دن اسی طرح موت کا وقت قریب آ جائے گا پھر انسان اگر مہلت بھی مانگے گا تو نہیں ملے گی، بس دنیا کے جھگڑے تو یوں ہی چلتے رہیں گے ان سے فراغت تو مرنے کے بعد ہی حاصل ہو گی۔

نظم کارِ دنیا کسے تمام نکرد

اور

ہر کہ آمد عمارت نو ساخت

اگر کام کرنا چاہتے ہو تو اس کا طریق صرف یہ ہے کہ ان جھگڑوں کو بیچ ہی میں چھوڑو اور کام میں لگ جاؤ۔ (دریخ ص۱۳)

کامل یکسوئی کا طریقہ

کامل یکسوئی کا انتظار فضول ہے یہ تو دنیا میں پھنس کر ہو ہی نہیں سکتی اس کے حصول کا طریقہ یہ ہے کہ اسی پریشانی کی حالت میں تعلق مع اللہ کا سلسلہ بھی شروع کر دو پھر رفتہ رفتہ اطمینان بھی نصیب ہو جائے گا ورنہ عمر یونہی ختم ہو جائے گی اور یکسوئی نصیب نہ ہو گی۔

(اصلاح ذات البین ص۸)

وقت کھونے کی مذمت

بے کار وقت کا کھونا نہایت برا ہے اگر کچھ بھی کام نہ ہو انسان گھر کے کام میں لگ جائے، گھر کے کام میں لگنے سے دل بھی بہلتا ہے اور عبادت بھی ہے۔ یہ مجمعوں میں بیٹھنا خطرہ سے خالی نہیں۔ کسی کی حکایت، کسی کی شکایت بعض مرتبہ غیبت تک نوبت آ جاتی ہے۔ اس سے اجتناب کی ضرورت ہے۔

(الافاضات ص۶ ج۲)

دوامِ عمل کا اصل سرچشمہ

عادۃ اللہ یہ ہے کہ جب مسلمان کسی عمل شرعی کا اہتمام کرتا ہے تو حق تعالیٰ چند روز کے بعد اس کو طبعی بنا دیتا ہے کہ دل میں ایک داعیہ ایسا پیدا ہو جاتا ہے جو اس سے بالاضطرار کام کراتا رہتا ہے۔ اور میری کا اس تحقیق سے کہ دوام عمل داعیہ جذب الٰہی سے ہوتا ہے۔ عجب و کبر کی بھی جڑ کٹتی ہے پس جو لوگ نماز و ذکر وغیرہ کے پابند ہیں، وہ اس کو اپنا کمال نہ سمجھیں بلکہ خدا تعالیٰ کا فضل و انعام سمجھیں، کیونکہ بدون اس داعیہ کے ہمارے ارادہ و اختیار میں اتنی قوت نہیں جو دواماً یہ اعمال صادر ہو سکیں۔

(انفاسِ عیسیٰ ص۲۸۳)

یہ ثابت قدمی اور استقلال اور پابندی اوقات اور ضبط معمولات محض خدا کا لطف ہے کہ انہوں نے آپ کے دل میں تقاضا پیدا کر دیا ہے ورنہ کچھ بھی نہیں ہو سکتا ایک تنکا ہمارے ہاتھ میں ہو اور آندھی میں ثابت قدم رہے اور اس ثبات پر ناز اں ہو تو اس کی اوقات نہیں تو اور کیا ہے؟ (انفاسِ عیسیٰ ص۲۱۲)

جوانی گئی زندگانی گئی

بڑھاپے میں آدمی قریب قریب معطل ہو جاتا ہے پھر اخلاق ذمیمہ جو شباب میں راسخ ہو چکے ہیں وہ جا مزاحمت کرتے ہیں کیونکہ جو خلقیں جوانی میں جم چکی ہیں وہ بڑھاپے میں بھی نہیں جاتیں مگر پھر بھی لوگ کہا کرتے ہیں کہ جوانی میں کھانے پینے کے دن ہیں، جب بڑھاپا آئے گا تو اللہ اللہ کریں گے، یہ غلطی ہے دو وجہ سے اول تو جس چیز کی عادت جوانی میں نہ ہو وہ بڑھاپے میں یوں بھی نہیں ہو سکتی، دوسرے بڑھاپے میں قوت و ہمت نہیں رہتی، کسل بڑھ جاتا ہے۔ مشکل سے تھیل تھیل کے اٹھنا بیٹھنا ہوتا ہے فرض نماز کے لئے مشکل سے اٹھا جاتا ہے، ایک بزرگ کہتے تھے کہ یہ قول کر ؎

دریغا کہ عصرِ جوانی گذشت
جوانی گذشت، زندگانی گذشت

ہماری سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ زندگانی کیونکر گئی کیونکہ بڑھاپا آنے سے اور آرام سے بیٹھے رہتے ہیں، لڑکے بالے نوکر چاکر سب ٹہل رہے ہیں، پاؤں دبا رہے ہیں مگر جب بڑھاپا آیا تو واقعی سمجھ میں آ گیا کہ جب جوانی گئی زندگانی گئی، کیونکہ نہ کھانے کی حلاوت، نہ پینے کا مزہ، نہ سونے کا چین، نہ جاگنے کا لطف اگر دماغ میں یبوست غالب ہے تو سب لوگ سو رہے ہیں یہ رات بھر اختر شماری میں مشغول ہیں، نیند ہی نہیں آتی اور اگر رطوبت غالب ہے تو ہر وقت آنکھیں بند ہیں، اونگھ رہے ہیں اٹھنا چاہتے ہیں مگر اٹھا نہیں جاتا، پھر اس کے علاوہ کہیں ناک میں درد ہے، کہیں کان دکھتا ہے، کبھی ٹانگ میں درد ہے، کبھی برسات کی ہوا لگ کر کمر میں درد ہے، بہرحال یہ تو زندگانی کا لطف گیا اور وہ جو جوانی میں لوگوں کے دلوں میں وقعت تھی باستثنائے اہل اللہ کے وہ بھی چلی گئی کیونکہ ان کی دوستی تو حق کی دوستی ہے کیونکہ وہ محض دین کی وجہ سے ہوتی ہے، جب بڑھاپا آیا تو بڑے میاں اپنے ہی اغراض پورے نہیں کر سکتے تو دوسرے کے کیا پورے کریں گے، تو جب واسطہ نہیں رہا تو دوستی بھی ختم ہو گئی، بلکہ یہ خود غرضی یہاں تک بڑھ جاتی ہے کہ وہ اپنے مال میں تصرف کرتا ہے تو ورثہ کو یہ بھی ناگوار ہوتا ہے کہ جتنا کم خرچ ہو اتنا ہی اچھا کہ ہمارے لئے بچ جائے گا، بلکہ بعض جگہ جہاں معذور ہو جاتے ہیں مثلاً اندھے ہو گئے تو اس وقت نوکر چاکر بھی پروا نہیں کرتے، یہ پکارتے ہیں اور وہ سنتے ہیں مگر جواب نہیں دیتے، غرض بعض اپنے مال سے بھی بڑھاپے میں منتفع نہیں ہو سکتے تو کیا آپ اس بڑھاپے کے منتظر ہیں، میاں بڑھاپا آئے گا تم اس وقت کام کے نہیں رہو گے۔

اور جوانی میں طاعات کرنے میں دو باتیں ہیں ایک تو یہ کہ جب جوانی میں طاعات کا خوگر ہو جائے گا تو بڑھاپے میں عادات کی وجہ سے آسانی ہو جائے گی اسے تو ہر شخص عقل سے سمجھ سکتا ہے دوسری بات یہ کہ جب بڑھاپا آ جائے کہ کچھ نہ کر سکے اس کے لئے حدیث شریف میں ہے کہ کوئی شخص صحت کی حالت میں نیک عمل کرتا ہو اور مرض میں نہ کر سکے یا حالت اقامت میں کرتا ہو سفر کی وجہ سے نہ کر سکے تو فرشتوں کو حکم کیا جاتا ہے کہ اس حالت میں بھی عمل پورا لکھو۔ یہاں تو پنشن آدھی دی جاتی ہے وہاں پوری پنشن دی جاتی ہے۔ بلکہ اور ایک ضمیمہ بھی اس پنشن کے ساتھ ملتا ہے وہ کیا ہے؟ وہ عمل نہ کرنے کی حسرت کا اجر کہ پڑے سو رہے ہیں اور سبحان اللہ سبحان اللہ کا ثواب لکھا جا رہا ہے یہ جوانی کے عمل کی برکت ہے ورنہ یہ ثواب کیسے ملتا، یہ دلیل نقلی سے معلوم ہوا غرض جوانی کے عمل سے بڑھاپے کا تدارک ہو سکتا ہے۔

تیسری بات یہ کہ اعمال میں ایک برکت خاصہ ہے جس سے قلب میں نور پیدا ہو جاتا ہے اور وہ نور وہی ہے جس کے لئے تہجد کے وقت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی اور حقیقت نور کی یہ کہ خود بھی ظاہر ہو اور دوسرے کو بھی ظاہر کرے خود بیّن ہوتا ہے اور دوسرے حقائق کو بیّن کر دیتا ہے اور قلب کے اندر اس نور کے پیدا ہونے سے ظلمت دفع ہو جاتی ہے کون سی ظلمت؟ ظلمت کسل کی، ظلمت کینہ کی، ظلمت حسد کی، ظلمت کبر کی، ظلمت غضب کی، ظلمت معصیت کی وغیرہ وغیرہ اور اس کے اندر نشاط، تازگی، شگفتگی اور فرحت پیدا ہو جاتی ہے۔ تو ایسا شخص بڑھاپے میں بھی نکما نہیں ہوتا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص دواماً تلاوت قرآن کرتا ہے بڑھاپے میں اس کے حواس خراب نہیں ہوتے، بڑھاپے میں عموماً حواس خراب ہو جاتے ہیں۔ اس سے بچنے کی تدبیر تلاوت قرآن ہے۔ اللہ والوں کو دیکھا ہو گا کہ باوجود بڑھاپا آ جانے کے بھی ان کے حواس قائم رہتے ہیں، جیسے مولانا فضل الرحمٰن صاحب قدس سرہ کہ سو برس سے زیادہ عمر تھی مگر حواس ویسے ہی تھے، یہ سب تلاوتِ قرآن کی برکت تھی اسے عقلاً نہیں جانتے۔ اہل اللہ جانتے ہیں کہ راز اس میں کیا ہے مولانا فرماتے ہیں ؎

خود قوی تر میشود خمر کہن
خاصہ آں خمرے کہ باشد من لدن

یعنی پرانی شراب تیز ہو جاتی ہے تو یہ بوڑھے میاں پہلے سے بھی تیز ہو جاتے ہیں، اس میں راز یہ ہے کہ وہ اس وقت اہلِ مشاہدہ ہیں اور مشاہدہ کے معنی توجہ تام کے ہیں یہ توجہ ہی وہ خط ہے کہ بڑھاپے کا بھی ضعف نہیں معلوم ہوتا ؎

ہر چند پیر وخستہ و بس ناتواں شدم
ہر گہ نظر بروئے تو کردم جواں شدم

(الشریعہ ص ۱۲)

بقیہ: حاکمیت عالیٰ

دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں، اس کی رحمت و مغفرت کے مستحق بن جائیں۔

میں صدر ضیاء الحق صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ کا نام بہت برکت والا ہے یعنی حق کی روشنی" میرا مطلب ہے آپ حق کی روشنی بن کر دکھائیں اور اس ملک میں اسلام کے سنہری اصول نافذ کریں۔ اور پورے ملک میں آپ حق کی روشنی کی طرح پھیلیں اور انگریزوں کے اشاروں پر مت ناچیں بلکہ اسلام کے سچے شیدائی بن کر دکھائیں، تاکہ قوم آپ پر فخر کرے۔

ہم صرف اسی صورت ترقی کر سکتے ہیں کہ اسلام پر

بقیہ: سجاح

یوں سجاح کے لشکر میں پھوٹ پڑ گئی اور اس کی جمعیت منتشر ہو گئی جب اس نے یہ حالات دیکھے تو مدینہ پر حملہ کرنے کے خیالات دل سے نکال دیئے اور بنی تغلب جو اس کا ننھیالی قبیلہ تھا اس میں آ کر خوشی سے زندگی بسر کرنے لگی حضرت امیر معاویہؓ بن ابی سفیانؓ کے دور امارت میں قبیلہ بنی تغلب کے ساتھ بصرہ میں آ کر آباد ہو گئی اس کے قبیلے نے بھی اور سجاح نے اسلام قبول کر لیا اور آخر تک ایمان و اسلام پر قائم رہی۔ نہایت تقویٰ اور پرہیزگاری کا مظاہرہ کیا۔ اور پھر بصرہ ہی میں اس کی وفات ہوئی مشہور صحابی حضرت سمرہؓ بن جندب جو ان دنوں بصرہ کے حاکم تھے انہوں نے سجاح کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اسلام میں حاکمیت اعلیٰ کا تصور

حافظ محمد طیب رحیم یار خاں

سروری زیبا فقط اس ذات بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے اک وہی باقی بتان آذری
(اقبال)

اسلام ایک دین فطرت ہے اور ایک مکمل ترین نظام حیات پیش کرتا ہے۔ اسلام کے سنہری اور عالمگیر اصول زندگی کے ہر شعبہ میں بہترین طریقہ سے انسانوں کی راہنمائی کرتے ہیں۔

انسانی زندگی کا کوئی پہلو خواہ ذاتی ہو یا اجتماعی ملکی ہو یا غیر ملکی معاشی ہو یا سیاسی، قانونی ہو یا معاشرتی اسلام کے نور ہدایت سے محروم نہیں رہا۔ اسلام انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور توحید پر رکھتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ وہ خدا بڑا بابرکت ہے جس کے قبضے میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، اسی طرح جو کچھ اس کے درمیان ہے وہ بھی اسی کے قبضے میں ہے۔

اس آیت سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ آسمان اور زمین پر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت ہے۔ اور پوری کائنات کی ہر ایک چیز اس کے حکم کی پابند ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ حکومت اور فرمانروائی کا حق صرف خدائے واحد کو حاصل ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق انسان زمین پر خدا کا نائب ہے، یعنی وہ خدا کے ملک میں خدا کے دئے ہوئے اختیارات استعمال کر سکتا ہے۔

اسلامی احکام کے بنیادی اصول درج ذیل ہیں:

توحید

زباں پہ نکتۂ توحید تو آ سکتا ہے
تیرے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے
(اقبال)

اسلامی نظام زندگی کا بنیادی نکتہ توحید ہے جس کا مطلب ہے خدا ایک ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ سب کا خالق ہے۔ انسان اپنے وجود کے لئے اسی کا محتاج ہے۔ توحید وہ شمع ہے جس سے سیرت و کردار کے تمام گوشے جگمگا اٹھتے ہیں۔ توحید کا مطلب ہے اللہ کے سوا کسی کو معبود بنانے کے لائق مت سمجھو۔ توحید کی بنا پر انسان خدا کی مخلوق میں کوئی فرق خیال نہیں کرتا۔ محض رنگ و نسل کی بنا پر گورے کو کالے پر فوقیت نہیں دیتا۔ اس کی نگاہ میں تمام انسان ایک ہی قانون خداوندی کے تابع ہوتے ہیں، اسلامی معاشرے میں کوئی بھی شخص اپنے آپ کو قانون خداوندی سے بالاتر نہیں سمجھتا۔

عدل وانصاف:

اسلام میں نظام حکومت کا ایک بنیادی نکتہ عدل و انصاف ہے، جس کی قرآن مجید میں بھی تاکید آئی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے، انصاف کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ انصاف کے بغیر معاشرے میں امن و سکون نہیں ہوتا۔ تمام معاملات میں عدل و انصاف کی ضرورت روزمرہ کی خرید و فروخت میں ہے۔ اگر کوئی کم تولتا ہے یا کم دیتا ہے۔ تو اس کا اثر لوگوں کی زندگی پر پڑتا ہے۔ اس لئے اسلام نے لین دین کے معاملات میں عدل و انصاف کو ملحوظ خاطر رکھنے کی بہت تاکید فرمائی گئی ہے۔ ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ نے فرمایا کہ جو قوم عدل و انصاف کو ہاتھ سے جانے دیتی ہے وہ قوم تباہی و بربادی کا سبب بنتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک دفعہ قریش کی ایک بارسوخ عورت پر چوری کا الزام لگ گیا۔ آپ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ اس پر حضرت زید بن ثابتؓ نے اس عورت کی سفارش کی تو حضور نبی کریم نے فرمایا: اے زید اگر اس عورت کی جگہ میری بیٹی فاطمہؓ بھی ہوتی تو اس کے لئے بھی یہ حکم ہوتا۔

سبحان اللہ حضورؐ کی کیا شان تھی، کیا عدل و انصاف تھا کہ ہر شخص آپ کے عدل و انصاف کی تعریف کرتا تھا۔ اور آج کل ایک ہماری حکومت ہے جو کہ غریبوں کے لئے تو سختی سے سخت قانون نافذ کرنے سے نہیں جھجکتی مگر جب یہ دیکھتے ہیں کہ قانون کی کوئی شق ان کے خلاف ہے تو راتوں رات قانون میں تبدیلی کر لی جاتی ہے۔ اے حکمرانو! خدا کا خوف کھاؤ، ڈرو اس دن سے جب تمہارا حساب لیا جائے گا، اور تم سے پوچھا جائے گا کہ تم نے حکومت کس طرح کی؟

علماء کرام پر طرح طرح کے تم ظلم کرتے ہو لیکن دشمن عناصر دندناتے پھر رہے ہیں، انھیں کوئی نہیں پوچھتا اور جب کوئی پکڑا جائے تو اس سے رشوت لے کر اسے چھوڑ دیا جاتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تم جیسے لوگوں کے متعلق فرمایا تھا: الراشی والمرتشی کلاھما فی النار

ترجمہ: رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دوزخی ہے۔ کیونکہ جب رشوت لی اور دی جائے گی تو عدل و انصاف نہ ہوگا۔ اور جب عدل و انصاف نہ ہوگا تو معاشرے میں امن و چین نہ ہوگا۔

اسلام نے تو عدل و انصاف، مساوات اور اخوت کا پیغام دیا ہے

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے جو کانٹا کابل میں
تو مسلمانوں کا ہر پیر و جواں بے تاب ہو جائے

اسلام نے اخوت کا پیغام دیا ہے تاکہ تم آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ، اسلام نے رنگ و نسل کی دیوار کو ختم کر کے رشتہ اخوت کو پختہ کر دیا ہے اور اس دینی رشتہ

کو سب رشتوں پر فوقیت دی ہے، اسلام نے جوا بازی و شراب نوشی کو حرام قرار دیا ہے، کیونکہ یہ رشتۂ اخوت کے پھلنے پھولنے میں رکاوٹ ہے۔

ہمارے علمائے کرام نے پاکستان صرف اس لئے حاصل کیا تھا کہ یہاں ایک اسلامی حکومت قائم ہوگی۔ جس کی بنیاد عدل و انصاف، اخوت، مساوات اور انسانی ہمدردی کے اصولوں پر رکھی گئی ہو۔ اس ملک کو ہم نے لاکھوں جانیں دے کر حاصل کیا۔ اور صرف اس لئے کہ یہاں مسلمانوں کو اسلام سمجھنے میں آزادی حاصل ہو، مگر افسوس، صد افسوس۔ ہمارے علمائے کرام نے پاکستان تو حاصل کر لیا لیکن ہمارے مسلمان بھائی پکے مسلمان نہیں بن سکے۔ اس ملک میں اسلامی حکومت آج تک قائم نہ کی گئی۔ یہاں جو بھی حکومت بنی جو بھی قانون نافذ ہوا وہ انگریزوں کے اشارے پر بنائے اور ان کے خلاف عمل پیرا ہونے کے بجائے ان کے غلام بن گئے ہم آزادی حاصل کرنے کے بعد بھی غلام ہیں۔

لعنت بر پدر افرنگ۔ مسلمانو! خدا کے لئے ہوش میں آجاؤ۔ اب بھی وقت ہے۔ خدا اور ہمارے خاتم النبیین حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری بخشش فرمادیں گے اگر ہم خدا کے بنائے قانون کے پابند ہو جائیں اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہو جائیں۔ اے حکمرانو! خدا کے قہر سے ڈرو۔ بچو اس کے عذاب سے، اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو۔ اب بھی وقت ہے، بعد میں پچھتاؤ گے اس ملک میں اسلامی احکام نافذ کرو، اور مکمل اسلامی نظام حیات کے اصولوں پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ کیونکہ انسان خدا کا نائب ہے، اس لئے وہ ظاہری حکمرانی میں اپنے آپ کو خود مختار نہ سمجھے، اور یہ ملک، یہ اقتدار سب خدا کا ہے اور ہمارے پاس یہ امانت خداوندی ہے، اس لئے اس اقتدار کو بطریق احسن قانون خداوندی کے مطابق ادا کریں تاکہ ہمارا خدا ہم سے خوش ہو اور ہم جو گناہوں کی

باقی صـ۹ پر

سجاح بنت حارث

ایک عورت جس نے نبوت کا دعویٰ کیا

سجاح ہوازن کے قبیلے بنو تمیم میں پیدا ہوئی۔ سجاح حارث بن عقفان کی بیٹی تھی۔ سجاح کی ماں قبیلہ بنی تغلب سے تعلق رکھتی تھی۔ عرب کے شمال مشرق میں اس کی نشوونما ہوئی، سجاح بڑی عاقلہ، حکیم، عالمہ، بڑی فصیحہ ادیبہ تھی فصاحت و بلاغت میں اپنا ثانی نہ رکھتی باوجودیکہ صنف نازک سے تعلق رکھتی۔ بڑی اولوالعزم، بلند حوصلہ، مستقل مزاج تھی، عیسائی مذہب سے تعلق رکھتی قوت گویائی میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ کاہنہ تھی۔ جو ایک دفعہ اس کی گفتگو سنتا گرویدہ ہو جاتا۔ اور اطاعت قبول کر لیتا اور بڑی بات تو یہ تھی فصاحت و بلاغت کے ساتھ اس کے شباب کا زمانہ تھا:۔ سجاح نے جب دیکھا کہ نبی کریمؐ رحلت فرما چکے ہیں اور جھوٹے فتنے برساتی مینڈکوں کی طرح ابھر رہے ہیں تو اس نے بھی اپنا کاروبار چلانے کے لئے یہ دعویٰ کر دیا کہ میں نبیہ ہوں۔ جب بھی کوئی اس سے پوچھتا کہ تم نبی اکرمؐ کو خاتم النبیین مانتی ہو تو کہتی بالکل مانتی ہوں اور کہتی کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد نبی نہیں آئیں گے یہ تو نہیں فرمایا کہ عورتوں میں بھی نبیہ نہیں ہوگی نبی عورتیں بن سکتی ہیں مرد نہیں بن سکتے۔ سجاح بنی تمیم اور دیگر قبائل ہوازن اور اپنے ننھیالی قبیلہ بنی تغلب کا ایک بڑا لشکر لے کر مدینہ پر حملہ کے ارادے سے بڑھی ہوازن اور بنی تغلب کے بڑے بڑے سردار بھی اس کے ہمرکاب تھے۔ لشکر کی کمان حاصل کرنے کے لئے ان سرداروں میں پھوٹ پڑ گئی لیکن سجاح نے تمام لشکر کو جمع کر کے نہایت پر اثر تقریر کی اور بنی رباب پر حملہ کرنے کے لئے لشکر تیار کیا بنی رباب بھی مقابلہ کیلئے تیار ہو گئے ایک زبردست جنگ ہوئی جس میں دونوں جانب سے بڑے بڑے سورما کام آئے اتنی قتل و غارت کے بعد بھی دونوں لشکروں نے باہم صلح کر لی۔ سجاح اپنا لشکر لے کر مقام بناج پہنچی اور اوس بن خزیمہ نے اچانک سجاح کے لشکر پر حملہ کر دیا۔ اور سجاح کے لشکر کے بڑے بڑے کماندار مارے گئے۔ لیکن سجاح نے چرب زبانی سے کام لے کر اپنے قیدیوں کو چھڑا لیا اور اس شرط پر صلح ہوئی کہ سجاح یہاں سے خاموشی سے لشکر لے کر نکل جائیگی سجاح نے اپنے عظیم لشکر کو لے کر ارض یمامہ کی جانب رُخ کیا۔ یمامہ میں قبیلہ بنی حنیفہ آباد تھا اور مشہور مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اپنی نبوت کی ڈفلی بجا رہا تھا۔ امیر المومنین حضرت صدیق اکبرؓ نے اپنے دور خلافت میں حضرت خالد بن ولیدؓ اور حضرت شرجیل بن حسنہؓ اور حضرت عکرمہ بن ابی جہل کی قیادت میں مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لئے لشکر جرار روانہ کیا۔ ادھر سجاح بنت حارث بن عقفان بھی مسیلمہ کذاب پر حملے کیلئے تیار تھی جب حضرت خالد بن ولیدؓ کو اطلاع ہوئی کہ سجاح بھی یمامہ پر فوج کشی کے لئے بڑھ رہی ہے۔ تو انہوں نے سوچا کہ یہ بہتر ہے کہ دونوں اسلام کے لشکر آپس میں ٹکرا جائیں اور ایک دوسرے کے خلاف طاقت استعمال کریں۔ حضرت خالد بن ولید اسلامی لشکر کو پیچھے ہٹا لیا۔ چنانچہ سجاح اپنے لشکر کو لے کر یمامہ میں داخل ہو گئی مسیلمہ کذاب کو اطلاع ہوئی کہ سجاح بھی بھاری لشکر لے کر آ گئی ہے اور اسلامی لشکر بھی حملہ کیلئے پر تول رہا ہے تو مسیلمہ نے نہایت عیاری و مکاری سے کام لیا اور سجاح کی طرف نہایت بیش قیمت تحائف بھیجے۔ اور پیغام بھیجا کہ میں آپ کے ہاں باریابی چاہتا ہوں اگر اجازت ہو تو خدمت میں حاضر ہو جاؤں سجاح نے

اجازت دے دی مسیلمہ کذاب بہادر، شمشیر زن اور
ہوشیار، اپنے ساتھ نے اور اپنے آدمیوں کو باہر چھوڑ
کر اندر چلا گیا اِدھر اُدھر کی باتیں ہوئی۔ مسیلمہ کذاب نے
اندازہ کر لیا کہ سجاح کو جنگ کے ذریعے سے زیر کرنا انتہائی
دشوار ہے البتہ عشق و محبت کے کھیل میں کامیابی سے
حاصل کیا جاسکتا ہے تو مسیلمہ کذاب نے کہا کہ میں آپ
کی دعوت کرنا چاہتا ہوں اگر قبول کریں تو ذرہ نوازی
ہوگی۔ سجاح نے کہا بھلا مجھے اس میں کیا تردد ہے
سجاح سے گفتگو کے بعد واپس لوٹا اور ایک نہایت
شاندار، خوبصورت خیمہ نصب کرایا اور ایک نہایت
پرتکلف دعوت کا اہتمام کیا اور اس طرح کا اہتمام کیا
جس طرح دلہن کے لئے کیا جاتا ہے۔ مختلف اقسام کے پھول
عطر و خوشبوئیں منگا کر خیمہ سجایا اور وہ انتظام کیا۔
جس سے سجاح کے دل کو قبضہ میں لیا جاسکتا تھا۔ اِدھر
سجاح بن سنور کر ریشمی لباس زیب تن کر کے خراماں خراماں
اس نصب شدہ خیمہ میں پہنچی جب خیمہ کے اندر دلی
مناظر کو دیکھا کہ ریشمی گدے، نرم و گداز۔ اور خوشبوئی
سے خیمہ کی اندرونی اور بیرونی فضا مہک رہی ہے۔
عطریات نے سجاح کو مست و بے خود کر دیا۔ مسیلمہ کذاب
بھی سجاح کے قریب آبیٹھا اور چھیڑ چھاڑ شروع کر دی
سجاح سے کہنے لگا نبی صاحبہ کوئی تازہ وحی تو سنایئے
جس سے میرا ایمان تازہ ہو جائے۔ سجاح نے کہا وحی تو آپ
سنائیں چونکہ آپ مرد ہیں میں عورت ہوں مسیلمہ کذاب
بڑا ہوشیار تھا سمجھ گیا کہ ابھی نبوت میں گرفتہ ہے اور میری
بالادستی کا اقرار کرتی ہے تو کہنے لگا مجھ پر وحی نازل ہوئی
ہے:۔ الم تر کیف فعل ربک بالحبلی
اخرج منہا نسمۃ تسعیٰ ، من بین صفاق
وحشاہ ،

سجاح نے جب یہ کلمات سنے جو صنف نازک
ہونے کے ناطے اس کے حال کے مطابق تھے تو بولی یہ تو
بہت اچھی وحی ہے کچھ اور سنایئے۔ جب مسیلمہ نے
سنا کر اس چھیڑ چھاڑ کو گوارا کر لیا ہے تو کہنے لگا یہ وحی
بھی ابھی ابھی مجھ پر نازل ہوئی ہے:۔

ان اللہ خلق للنساء افراجاہ وجعل
الرجال لھن ازواجاہ فنولج فیھن
ایلاجاہ ثم نخرجہا اذا نشاء اخراجا
فینتجن لنا سخالا۔ انتاجاہ

جب ایسے شہوت انگیز اور شرمناک الفاظ
سجاح کو سنائے اور سجاح بھی ایسے شیطانی الفاظ
بہر کیف جھجک نہ ہوئی تو بس پھر کیا مسیلمہ کذاب کے دل کی
کلی کھل اٹھی اور چند اور فحش اشعار سجاح کے سامنے
پڑھے اور کہنے لگا خدا نے آدھی زمین مجھے دی اور آدھی
قریش کو دی لیکن قریش نے انصاف نہ کیا۔ مسیلمہ کذاب
اس کے بعد کہنے لگا کہ آؤ ہم دونوں مل جاتے ہیں جب ہم
دونوں کے لشکر مل گئے تو ہم دونوں عرب و عجم پر چھا
جائیں گے، سکہ تمہارا ہی ہوگا تمہارا ہمنشین میں ہوں گا اور
اسی طرح چکنی چپڑی باتیں کیں۔ سجاح چونکہ صنف نازک سے
تعلق رکھتی تھی مسیلمہ کذاب کی چرب زبانی میں آگئی اور
کہنے لگی بھلا مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ مسیلمہ کذاب
نے کہا اس کا طریقہ یہ ہے کہ میں اور تم دونوں
شادی کر لیں۔ سجاح نے کہا مجھے منظور ہے۔ یوں سجاح
مسیلمہ کذاب کے جال میں پھنس گئی اور "چٹ منگنی پٹ
بیاہ" کا مصداق اسی خیمہ میں دونوں نے بغیر گواہ
کے آپس میں ایجاب و قبول کر کے شادی کر لی
ادھر مسیلمہ کذاب اور سجاح دونوں کے پیروکار منتظر
تھے کہ مذاکرات کا کیا نتیجہ نکلتا ہے ادھر دولہا دلہن تین دن تک
عیش و نشاط میں مصروف تھے تیسرے دن سجاح
رخصت ہو کر اپنے لشکر میں پہنچی۔ سجاح کو دیکھتے
ہی پوچھا کہ کیا تصفیہ ہوا سجاح نے کہا کہ وہ بھی نبی برحق
ہے اس کی نبوت کو میں نے قبول کر کے اس سے شادی
کر لی ہے سجاح کے معتقدین نے کہا آپ کا مہر کیا ہوا
وہ گھبرا کر کہنے لگی یہ تو میں بھول ہی گئی تھی:۔ اس کے
لشکریوں نے کہا کہ فوراً جایئے اور اپنے مہر کا فیصلہ
کریں۔ سجاح واپس لوٹی لیکن دیکھا کہ مسیلمہ کذاب
قلعہ بند ہو چکا تھا۔ وہ دل میں سہما ہوا تھا کہ کہیں
ایسا نہ ہو سجاح کے معتقدین اس خفیہ نکاح کو اپنی توہین
و تحقیر خیال کریں اور مجھ پر حملہ کر دیں، سجاح جب قلعہ
کے سامنے پہنچی، مسیلمہ کذاب ڈر کے مارے باہر نہ نکلا
بلکہ قلعہ کی فصیل پر کھڑے ہو کر کہا آپ یہاں کیوں آئی
ہیں۔ سجاح نے کہا میرا مہر تو بتاؤ کیا ہے۔ مسیلمہ کذاب
نے کہا کیا آپ کے ساتھ آپ کا مؤذن ہے سجاح نے
کہا ہاں میرے ساتھ ہے مسیلمہ کذاب نے کہا جا کر اپنے
لشکر میں اعلان کرادو کہ محمد رسول اللہ نے پانچ نمازیں
فرض کی تھیں لیکن تمہارے مہر میں دو نمازیں صبح اور
عشاء کی نمازیں معاف کر دی گئی ہیں، سجاح جب
واپس اپنے لشکر میں لوٹی تو اس کے لشکر کے سردار
عطارد بن حاجب اور عمرو بن اہتم، غیلان بن خرشہ بھی
اس کے ساتھ تھے۔ عطارد بن حاجب نے اپنی حالت پر
غور کیا تو اس نے یہ شعر پڑھا۔

امست نبیتنا انثیٰ نطوف بھا
واصبحت انبیاء الناس ذکرانا

سجاح نے مسیلمہ کذاب سے جو صلح کی تھی اس میں
ایک شرط یہ بھی تھی کہ یمامہ کی ایک سال کی آمدنی سجاح
کو دی جائے گی نصف آمدنی اب دی جائے گی اور نصف
کے لئے سجاح اپنے معتقدین میں سے چھوڑ کر جائیں گی
سجاح یمامہ سے روانہ ہوئی سر راہ اسلامی لشکر
سے مڈبھیڑ ہوئی سجاح سر پر پاؤں رکھ کر بھاگی،
اور جزیرہ میں پناہ لی۔ اسلامی لشکر یمامہ میں پہنچی
مسیلمہ کذاب کے لشکر سے شدید جنگ ہوئی سینکڑوں
حفاظ اور قراء صحابہ شہید ہوئے۔ ادھر سجاح کا
ساتھ اس کے بڑے بڑے سردار لشکر چھوڑ کر چلے
گئے، جو مسیلمہ کذاب سے نکاح کرنے پر بددل ہو گئے تھے

باقی ص ۹ پر

علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ
ایک شخصیت ایک تحریک

مولانا تاج الدین ایم اے
اسلام آباد

علامہ کشمیریؒ ایک ایسی تحریک کا نام ہے۔ جس نے قادیانیت اور دوسرے فرق باطلہ کو نیست و نابود کرنے کے لئے ایسے شاگرد پیدا کئے ہیں۔ جنہوں نے قلم و زبان سے پورا کام لے کر فرق باطلہ کو ختم کرنے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں اور خود بھی دن رات ایک کر کے کام کیا اور معاصرین علماء کرام کو گہری نیند سے جگایا اللہ تعالیٰ نے علامہ کشمیریؒ اور علماء معاصرین کی اس جد و جہد کو کامیابی سے ہمکنار فرما کر ریاست بہاولپور کی عدالت میں عورت کی طرف سے اپنے قادیانی خاوند کے خلاف تنسیخ نکاح کے سب سے پہلے مقدمے میں مسلمانوں کو فتح سے ہمکنار کیا یہی وجہ ہے کہ آپ کی علمی شخصیت سے ہر صاحب علم شخص واقف ہے۔

یہ وہ شخصیت ہے جس نے مولانا معظم شاہ صاحبؒ کے ہاں کشمیر کے ایک گاؤں میں ۲۷ شوال ۱۲۹۲ھ کو اس دنیائے فانی میں قدم رکھا۔ والدہ کی گود میں بچپن کے ایام بہتر تربیت کے ساتھ گزارے اور ابتدائی تعلیم اپنے والد مرحوم و مغفور اور مولانا غلام رسول ہزارویؒ سے حاصل کر کے ۱۳۱۲ھ میں دارالعلوم دیوبند سے سند فراغت حاصل کی پھر ہندوستان کے مختلف مدارس میں تدریسی مشاغل انجام دیکر دارالعلوم دیوبند میں صدر مدرس کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے۔ ۱۳۴۵ھ ہجری میں مستعفی ہو کر ڈابھیل تشریف لے گئے اور تصنیف کے لئے مجلس علمی کے نام سے ادارہ قائم کر کے تصنیف اور تدریس میں مصروف ہو گئے اور اسی دوران اکثر کتابیں تالیف فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ نے علامہ کشمیریؒ کو بہترین اخلاق کے ساتھ ساتھ بے نظیر حافظہ بھی عطا فرمایا تھا! حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ فرماتے ہیں کہ ہم اخلاق نبویہ علامہ کشمیریؒ کی سیرت و اخلاق سے ہی سیکھا کرتے تھے گویا آپؒ اخلاق نبویہ کی زندہ تصویر تھے۔ جب آپ مونگیر میں خطاب کے لئے جا رہے تھے تو ایک ریلوے سٹیشن پر آپؒ کو دیکھ کر بعض

ہندوؤں کی زبان سے بے ساختہ نکلا کہ اس شخص کا دین باطل نہیں ہو سکتا اور مشرف با اسلام ہوئے اور مونگیر کا خطاب سننے کے بعد بعض ہندوؤں نے کہا کہ ہر شخص کا چہرہ دین اسلام کی حقانیت کی واضح دلیل ہے آپ جیسا حافظہ شاید ہی کسی کو نصیب ہو تلمیذ ہونے کی حالت میں ہی فتح الباری اور عمدۃ القاری کا مطالعہ مکمل کر لیا تھا۔ جب کہ یہ دونوں کتابیں کئی ضخیم جلدوں میں صحیح بخاری کی شرح ہیں۔ اور اس مطالعہ سے صرف آئندہ اسباق کی تیاری مقصود تھی!

اسی طرح ہدایہ کی مشہور شرح فتح القدیر جو کہ محقق ابن ہمام نے دس جلدوں میں تحریر فرمائی ہے اس کا مطالعہ چند ہفتوں میں کیا اور ساتھ ساتھ کچھ حصے کی تلخیص بھی فرمائی۔ پھر عمر بھر دوبارہ ضرورت پیش نہیں آئی اسی قوت حافظہ کی بناء پر اخبارات کا مطالعہ خود نہیں فرماتے تھے۔ چونکہ مطالعہ کے دوران جتنی خبریں نظر سے گزرتیں وہ دماغ میں نقش ہو جاتی تھیں۔ بلکہ آپؒ علمی کتابوں کے مطالعہ میں خصوصی دلچسپی رکھتے۔ جو کتاب بھی ہاتھ میں آتی۔ پورا مطالعہ کئے بغیر نہ چھوڑتے۔ اس کے علاوہ بہت سے ایسے واقعات ملتے ہیں۔ جن سے آپؒ کی علمی ذہانت جھلکتی ہے۔

علامہ کشمیری کے نزدیک اساتذہ کا احترام خصوصی اہمیت کا حامل ہے جب حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحبؒ موسم گرما میں مالٹا جیل سے رہا ہو کر دیوبند تشریف لائے تو چھت کا پنکھا کھینچنے والی شخصیت آپ ہی کی تھی باوجودیکہ آپؒ دارالعلوم میں صدر مدرس کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے تھے۔ پھر بھی اساتذہ کی خدمت میں عاجزی و انکساری کی انتہا کی تھی۔

علامہ کشمیری نے جن اساتذہ کرام سے تعلیم حاصل کی ہے وہ برصغیر کے بلند پایہ علماء کرام و مشائخ عظام اور اپنے وقت کے مجدد تھے جن میں فقیہ امت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ، شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحبؒ شیخ الحدیث مولانا خلیل احمد سہارنپوری صاحب جیسے جلیل القدر علمائے کرام شامل ہیں۔

کون ایسا شخص ہے جو حضرت گنگوہیؒ کی علمیت، ولایت، شجاعت سے واقف نہ ہو۔ جن کی پوری زندگی دین کے لئے وقف تھی۔ اور جنگ آزادی میں انگریز کے خلاف بھی جہاد میں حصہ لیا تھا۔ جس میں جیل کی سزا کاٹنی پڑی تھی۔ آپ دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم کے صدارت کے عہدے پر یک وقت فائز رہے دین حق کی خدمت کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوئے اور مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کے لئے کئی قسم کی تصانیف چھوڑ گئے جن میں اہم تصانیف یہ ہیں۔ تصفیۃ القلوب، فتاویٰ رشیدیہ امداد السلوک، زبدۃ المناسک، سبیل الرشاد، ہدایۃ الشیعہ حضرت شیخ الہند ایسی متعارف علمی شخصیت ہیں۔ جنہوں نے ایسے شاگرد پیدا کئے۔ جو ناموس صحابہ کے تحفظ اور دنیا کو نور علم سے منور کرنے اور بدعت و خرافات کے ختم کرنے کی خاطر دنیا میں مدارس کے جال پھیلانے میں مصروف عمل ہیں اور جن کی بدولت اس وقت خصوصاً پاکستان میں ہزاروں دینی مدارس اپنا فریضہ ادا کرنے میں مشغول ہیں۔ آپؒ دارالعلوم دیوبند کے سب سے پہلے طالب علم تھے۔ فراغت کے بعد دارالعلوم دیوبند میں خدمات انجام دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو بہترین ملکہ علمیہ سے نوازا تھا۔ آپؒ نے پیر طریقت حضرت گنگوہیؒ، حضرت شاہ عبدالغنیؒ، حضرت مولانا محمد قاسم

نانوتویؒ جیسے جلیل القدر علماء کرام و مشائخ عظام سے حدیث میں سند اجازت حاصل کی۔

حضرت شیخ الہندؒ کی سیاسی زندگی کی داستان بہت طویل ہے۔ مختصراً یہ کہ آپؒ نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ انگریز کے خلاف جہاد میں گزارا۔ کئی سال مالٹا جیل میں پابند سلاسل رہ کر واپس دیوبند تشریف لائے اور ۱۳۳۹ھ میں خالق حقیقی سے جا ملے۔ اور مندرجہ ذیل مشہور تالیفات چھوڑ گئے۔ ترجمہ قرآن کریم، دروس ترمذی، حدیث کے ابواب و تراجم الورد الشذی علی سنن الترمذی، ایضاح الادلۃ فی علوم الحدیث

شیخ المحدیث خلیل احمد سہارنپوریؒ کی حدیث میں خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں تبلیغی جماعت کے بانی حضرت مولانا محمد الیاسؒ اور حضرت مولانا محمد زکریاؒ کو آپ کا شرف تلمذ حاصل ہے حدیث کی مشہور کتاب سنن ابی داؤد کی بذل المجہود کے نام سے پانچ جلدوں میں عظیم عربی شرح آپ کی شاہکار ہے۔

علامہ کشمیریؒ سے برصغیر میں ہزاروں نے تعلیم حاصل کی۔ جن کا شمار ہماری استطاعت سے باہر ہے بطور نمونہ چند مشہور حضرات کے علمی و تصنیفی کارنامے تحریر ہیں۔

شاہ عبدالقادر دائے پوریؒ: آپؒ کے قطب الارشاد ہونے میں کسی متدین مسلمان کو شک و شبہ نہیں۔ علامہ ابوالحسن علی ندوی مدظلہ العالی نے آپ کی مفصل سوانح حیات تحریر کی ہے۔

حضرت مولانا حفظ الرحمان سوہارویؒ

آپ بہت بڑے مصنف و محدث ہونے کے ساتھ ساتھ تدریس میں کافی تجربہ رکھتے تھے، چند مشہور تصنیفات درج ذیل ہیں۔ قصص القرآن، چار جلد، بلاغ مبین تین جلد، اسلام کا اقتصادی نظام، اسلام اور اس کا فلسفہ

حضرت مولانا مناظر احسن گیلانیؒ: آپ بہت بڑے محدث اور مصنف تھے، چیدہ چیدہ تصنیفات یہ ہیں، تدوین حدیث، اسلام اور نظام اراضی، امام ابوحنیفہؒ کی سیاسی زندگی، النبی الخاتم، سوانح قاسمی

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

آپ دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس اور مہتمم تھے تصنیف میں بھی آپؒ کی گراں قدر خدمات ہیں اہم تصنیفات درج ذیل ہیں۔ تاریخ دارالعلوم دیوبند، اسلام کا اخلاقی نظام، دینی دعوت کے اصول، اسلام اور سائنس، شان رسالت، شرعی پردہ، معجزہ کیا ہے؟

شیخ التفسیر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

آپ فراغت کے بعد دارالعلوم دیوبند میں بحیثیت مفتی خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد کراچی میں دارالعلوم کے نام سے ایک عظیم الشان مدرسہ کی جس سے رہتی دنیا تک عالیشان علم سیراب ہوتے رہیں گے تصنیف میں بھی آپ کی خدمات عظیم الشان ہیں۔ اہم تصنیفات درج ذیل ہیں۔ تفسیر معارف القرآن آٹھ جلد، زکوٰۃ کے احکام، سیرت خاتم الانبیاءؐ، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ختم نبوت اور سنت و بدعت وغیرہ۔

محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحب

آپؒ کراچی کے جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے بانی اور مؤسس تھے۔ آپ نے قادیانیت کے خلاف خصوصی طور پر کام کیا۔ آپؒ محدث ہونے کے ساتھ ساتھ عظیم مصنف بھی تھے۔ آپ کی اہم تصانیف مندرجہ ذیل ہیں؛ معارف السنن علی جامع الترمذی چھ جلد، نفحۃ العنبر فی حیاۃ الشیخ انورؒ، بغیۃ الاریب فی مسائل القبلۃ والمحاریب، عصمۃ الانبیاءؑ، یہ تمام تصانیف عربی میں ہیں۔

حضرت کشمیریؒ کو قرآن و حدیث کے صحیح مفہوم سمجھنے میں ایک امام کی حیثیت حاصل تھی۔ چوں کہ آپؒ قرآن و حدیث کی تہہ تک پہنچنے میں خاص دسترس رکھتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ اکثر مطالعہ جاری رہتا تھا۔ آپ نے حافظ ابن حجرؒ، حافظ ابن تیمیہؒ، حافظ ابن قیم، ابن دقیق العربی جیسے بلند پایۂ علماء و مشائخ کی کتابوں کا مطالعہ بھی فرمایا اسی بناء پر آپ کے ہمعصر اکثر جلیل القدر علماء نے آپ کے متعلق نیک تمناؤں کا اظہار فرمایا ہے۔

حضرت شیخ الہند فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قوی حافظہ کے ہمراہ تمام خوبیوں سے نوازا تھا۔ حضرت سید سلیمان ندوی نے آپؒ کو ایک ایسے سمندر سے مشابہت دی ہے کہ جس کا ظاہر خاموش اور باطن موتیوں سے بھرا ہوا ہے

مولانا حبیب الرحمان عثمانی فرماتے ہیں کہ آپ چلتے پھرتے کتب خانہ تھے۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نے آپ کو دین اسلام کی حقانیت کی واضح دلیل قرار دیا۔

علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے آپ کو گزری ہوئی پانچ صدیوں تک لامثال قرار دیا۔

علامہ شبیر احمد عثمانی نے آپؒ کو عالم اسلام میں بے مثال محقق قرار دیا۔

اس لامثال قابلیت اور علمیت کی بناء پر ہر ایک صاحب علم نے آپ کی شخصیت کو اجاگر کرنے کے لئے قلم اٹھایا ہے جن میں قابل ذکر تالیفات درج ذیل ہیں۔ **الانور** یہ ہندوستان کی اہم علمی شخصیت عبدالرحمان کوندوی کی تالیف ہے۔ **نفحۃ العنبر** : یہ کتاب علامہ محمد یوسف بنوری کی عربی کی تالیف ہے! **محمد انور** : اُن کے علمی کمالات پر دفیسر محمد رضوان اللہ علی گڑھ ہندوستان کی تصنیف ہے! **سیرت انور**، علامہ مسعود احمد قاسمی کی تالیف ہے۔ اس میں سیرت اور اخلاق پہلو اجاگر کیا گیا ہے۔ **نقش دوام** : آپؒ کے صاحبزادے مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کی تصنیف ہے۔ **حیات انور** : یہ آپ کے صاحبزادے مولانا سید محمد ازہر شاہ صاحب قیصر کی تصنیف ہے۔ **کمالات انوری** : آپؒ کے خصوصی شاگرد مولانا سید محمد انوری کی تصنیف ہے۔ **نطق انور** علامہ سید احمد رضا بجنوری کی تالیف ہے!

علامہ کشمیری کا تمام علماء معاصرین کے ساتھ نہایت ہی قریبی تعلق تھا۔ اس کا اندازہ آپ علامہ صاحب اور ڈاکٹر اقبال مرحوم کے تعلقات سے لگا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب اگرچہ عالم نہیں تھے۔ لیکن آپ نے اپنی زندگی میں جو کام کئے ہیں اور قادیانیت کی رد میں جو کچھ لکھا ہے۔ اس بناء پر یقیناً

آپ کا مقام علماء کرام سے کم نہیں ہو سکتا۔ ڈاکٹر صاحب قادیانیت کے متعلق کچھ نہیں جانتے تھے اس سلسلہ میں علامہ کشمیری سے پورا پورا استفادہ کیا اور مرزا بشیر الدین کی سربراہی میں بننے والی کشمیر کمیٹی کی رکنیت سے حضرت شاہ صاحب کی کوششوں سے مستعفی ہوئے اور قادیانیت کے خلاف لکھنا شروع کیا۔

علامہ کشمیری نے قادیانیت کی رد میں اپنے دوستوں اور شاگردوں کے ہمراہ تحریر و تقریر دونوں میں بڑی جدوجہد سے کام کیا اور اس فتنہ کو نیست و نابود کرنے کے لئے تمام ذرائع استعمال کئے۔ عالم اسلام کے تمام علماء اس کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے پر متفق ہوئے اور اس میں مجاہد ملت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی سربراہی میں مجلس احرار کی مساعی جمیلہ بھی قابل قدر ہیں۔ چونکہ حضرت شاہ صاحب نے بھی اپنے آپ کو اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے وقف کیا ہوا تھا۔ مشہور مقدمہ بہاولپور میں تنسیخ نکاح کا فیصلہ وصیت کے مطابق علامہ کشمیریؒ کی قبر پر سنایا گیا! آپؒ نے اس فتنہ کی رد میں کئی کتابیں تالیف کیں۔ جن میں مشہور کتابیں درج ذیل ہیں۔۔

اکفار الملحدین، التصریح بما تواتر فی نزول المسیحؑ، عقیدۃ الاسلام تحیۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام، خاتم النبیین آپ کے زمانہ پر اکثر تلامذہ اور ساتھیوں نے بھی اس فتنہ کے رد میں اپنی تحریر و تقریر سے کام لیا جن میں مفتی محمد شفیع صاحب مولانا محمد ادریس کاندھلوی اور سید مرتضیٰ حسن جیسے علماء شخصیات شامل ہیں۔

علامہ کشمیری کا تدریس کا طریقہ محققانہ ہوتا ہے۔ اکثر کتابوں کی شرح درس حدیث کے دوران اپنے پاس رکھتے۔ جب فقہ الحدیث پر کلام فرماتے تو نہایت مدلل انداز میں مذاہب اربعہ ذکر کر کے مذہب راجح کی وجوہ ترجیح بیان فرماتے۔ خواہ وہ ترجیح حنفی مسلک کے خلاف ہو!

دار العلوم دیوبند میں علامہ صاحب کا علمی خطاب سننے کے بعد مشہور مصری عالم سید رشید رضا مرحوم نے اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ اگر مجھے دار العلوم دیوبند اور اساتذہ دیوبند

باقی صفحہ ۳۰ پر

دنیا میں مسلمانوں کی آبادی

بحرین سے شائع ہونے والے میگزین "المهد الهية" نے دنیا بھر میں مسلمانوں کی آبادی کے اعداد و شمار شائع کئے ہیں۔ اور دنیا میں مسلم آبادی کے سلسلے میں اسے تازہ ترین سروے قرار دیا ہے۔ اس طرح کے اعداد و شمار مسلم یوتھ اسمبلی ریاض (سعودی عرب) کے ایک تحقیقی مقالے میں بھی پیش کئے گئے ہیں جس کے مطابق اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی آبادی میں ۳۱ اور ۳۵ ملین کے درمیان سالانہ اضافہ ہو رہا ہے:

تازہ ترین اعداد و شمار کی تفصیل درج ذیل ہے:

کل مسلم آبادی ——— ۱۰۶۶،۲ ملین
ایشیا میں ——— ۷۵۲ ملین
افریقہ میں ——— ۲۹۳ ملین
یورپ میں ——— ۱۷ ملین
جنوبی و شمالی امریکہ ——— ۴ ملین
آسٹریلیا ——— ۳ لاکھ

مختلف ملکوں میں مسلم آبادی کا تناسب:

چاڈ	۸۰ فی صد	پاکستان	۹۷ 〃
بنگلہ دیش	۸۶ 〃	گیمبیا	۸۴ 〃
مالی	۸۵ 〃	سوڈان	۸۲ 〃
یوگنڈا	۳۲ 〃	سینیگال	۹۰ 〃
بنین	۵۰ 〃	شمالی یمن	۹۹ 〃
بورکینا فاسو	۶۰ 〃	جنوبی یمن	۹۸ 〃
صومالیہ	۹۹ 〃	جیبوتی	۹۶ 〃
گینیا	۹۲ 〃	افغانستان	۹۹ 〃
سیرالیون	۶۵ 〃	مالدیپ	۱۰۰ 〃
نیجر	۸۶ 〃	موریتانیہ	۹۹ 〃
جزائر القمر	۹۴ 〃	انڈونیشیا	۹۰ 〃
مصر	۹۳ 〃	جزائر سسلی	۱ 〃
گینیا بساؤ	۶۵ 〃	لائبیریا	۳۰ 〃
مراکش	۹۶ 〃	گھانا	۳۰ 〃
نائیجیریا	۷۰ 〃	غینیا	۳۵ 〃
کیمرون	۵۵ 〃	کینیا	۳۵ 〃
لبنان	۵۵ 〃	موزمبیق	۲۵ 〃
تیونس	۹۵ 〃	کانگو	۹۰ ہزار
شام	۹۷ 〃	ملاوی	۲۰ فی ہزار
ترکی	۹۸ 〃	برونڈی	۲۵ 〃
اردن	۹۳ 〃	زائر	۱۰ 〃
ملائیشیا	۵۶ 〃	روانڈا	۷ 〃
الجزائر	۹۷ 〃	مغربی افریقہ	ایک ملین
گابون	۴۰ 〃	جزائر	۱ فی صد
اومان	۹۹ 〃	سری لنکا	۶،۸ 〃
سعودی عرب	۱۰۰ 〃	نیپال	۲ فی صد
کویت	۹۹ 〃	فلپائن	۸ 〃
عراق	۹۵ 〃	برما	۴ 〃
برونائی	۷۷ 〃	قوم پرست چین	۱،۶ 〃
لیبیا	۹۸ 〃	یونان	۳ 〃
ایران	۹۸ 〃	سنگاپور	۱۶،۹ 〃
بحرین	۹۶ 〃	کمبوڈیا	۲،۹ 〃
قطر	۹۹ 〃	منگولیا	۲،۳ 〃
متحدہ عرب امارات	۹۶ 〃	لاؤس	۱،۱ 〃
فلسطین	۷۵ 〃	تھائی لینڈ	۴ 〃
زمبیا	۳،۴ 〃	البانیہ	۷۰ 〃
انگولا	۱۵ 〃	فرانس	۴،۵ 〃
نمیبیا	۰،۴ 〃	مغربی جرمنی	۲،۷۵ 〃
لسوتو	۵ 〃	قبرص	۱۹ 〃
جنوبی افریقہ	۳ 〃	جبل طارق	۱۰ 〃
سوازی لینڈ	۵ 〃	برطانیہ	۱،۴۳ 〃
بوتسوانا	۵ 〃	بلغاریہ	۹ 〃

باقی صفحہ ۳۰ پر

ملت اسلامیہ کے خلاف ایک عظیم فتنہ

وسیم الحق اورنگی ٹاؤن کراچی

یہ امر اب کسی تصدیق، تحقیق کا محتاج نہیں کہ مرزائی، قادیانی کوئی مذہب مسلک یا مکتب فکر نہیں بلکہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا اور مسلمانوں کے خلاف ایک فتنہ ہے۔ متحدہ ہندوستان میں "تاج برطانیہ" نے اپنی حکومت کو استحکام دینے میں اگر کسی سے خطرہ محسوس کیا تو وہ صرف اور صرف مسلمانوں سے تھا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریز مسلمانوں کیطرف سے مسلسل تشویش میں مبتلا تھا جس کے بعد انگریز نے مسلمانوں کے خلاف بے شمار سازشیں کیں۔ جس میں اسے مسلسل ناکامی ہی۔ مگر اسے یہ اندازہ ہوگیا کہ مسلمانوں میں مذہب اسلام وہ واحد قوت ہے جس کا وہ مقابلہ نہیں کر سکتے۔ مطلب یہ تھا کہ اسلام کے بنیادی اور ضروری اصولوں سے وہ آشنا ہوگیا تھا۔ اور یہ اندازہ کر بیٹھا تھا کہ مسلمان مذہبی اعتبار سے بہت مضبوط ہیں اور یہی قوت انہیں سیاسی میدان میں کامیابی کا ذریعہ ثابت ہوگی۔

چنانچہ اس نے خفیہ طریقے سے مسلمانوں کے خلاف مذہبی جنگ کا پروگرام ترتیب دیا۔ اور یوں ہندوستان میں مذہبی بحث و مباحثہ اور مناظروں کا زور چلا جس میں عیسائی مشینری بھی میدان میں اتری۔ ایک طرف ہندوؤں کے فرقہ آریہ سماج کے بانی "پنڈت دیانند" اسلام پر مسلسل حملے کر رہا تھا۔ تو دوسری جانب ایک عیسائی پادری "فنڈل" اسلام کے خلاف سرگرم عمل تھا۔ ذرا غور کیجئے مسلمانوں پر کیا امتحان کی گھڑی تھی۔ ہندو مسلمانوں کے خلاف عیسائی مسلمانوں کے خلاف حکومت برطانیہ مسلمانوں کے خلاف لوگوں کا تو یہ کہنا ہے کہ ان مباحثوں اور مناظروں میں مرزا قادیانی نے مسلمانوں کی نمائندگی کی۔ مگر میرا فیصلہ اس کے برعکس ہے۔ جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ یہ تمام سلسلہ انگریزوں کے اشارے پر شروع ہوا تھا۔ اور اس کا بنیادی مقصد مسلمانوں کی افرادی قوت کو کمزور کرنا تھا اس لئے یہ حکمت عملی اختیار کی گئی کہ کچھ مسلمانوں کو ہندو عقیدے کیطرف راغب کیا جائے، کچھ مسلمانوں کو عیسائیت کی طرف راغب کیا جائے۔ اور پھر جو مسلمان باقی بچیں ان میں ایسا مذہبی فتنہ کھڑا کر دیا جائے کہ یہ قوت منتشر ہو کر رہ جائے۔ جس کیلئے انگریز مسلمانوں ہی میں اپنا پختہ ایجنٹ تلاش کر رہے تھے۔

آخر کار انگریزوں کی نظریں مرزا غلام احمد قادیانی پر ٹھہریں جس کا خود اپنا دعویٰ ہے کہ

"میرے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب دربار گورنری میں کرسی نشین بھی تھے اور سرکار انگریزی کے ایسے خیر خواہ اور دل کے بہادر تھے کہ مفسدہ ۱۸۵۷ء میں پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس جوان جنگ جو بہم پہنچا کر اپنی حیثیت سے زیادہ گورنمنٹ عالیہ کو مدد دی تھی۔

(تحفہ قیصرہ صفحہ ۱۶)

اپنی مرتب کردہ سازش کے تحت انگریزوں نے اپنے اس نمک خوار کو شہرت دلانے کا سامان مہیا کیا۔ اور ان ہی مباحثوں اور مناظروں سے مرزا قادیانی مسلمانوں کی ہمدردیاں بٹورنے اور شہرت حاصل کرنے میں کامیاب ہوا پھر کیا تھا اس نے جب یہ محسوس کیا کہ اب مسلمانوں میں میری ایک حیثیت اور مقام ہے تو یہ اپنے مقصد کیطرف کار بند ہوا۔ مرزا قادیانی انگریزوں کا آلہ کار رہا۔ اور تاج برطانیہ کی عنایتوں، کرم نوازی کیطرف للچائی نظروں سے دیکھنے لگا۔

یہی وہ عوامل تھے۔ جن کے سبب مرزا قادیانی نے محدث، مہدی، مسیح موعود، کرشن جی اور نبوت کے جھوٹے دعوے کئے۔ یہاں اس غلط فہمی کو دور کرتا چلوں کہ یہ تمام دعوے مرزا نے صرف مسلمانوں کے خلاف کئے اس کا مقصد مسلمانوں کے ایمان پر حملہ کرنا تھا۔ جو وہ کرتا رہا۔ اس دوران دوسرے مذاہب سے متعلق اس کے دعوے صرف دنیا کو بے وقوف بنانے کے لئے تھے کیونکہ ان کے مطابق اس نے کوئی سرگرمی نہیں دکھائی

الغرض چونکہ یہ تمام سازش انگریزی پروگرام کا حصہ تھی جس میں مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۸۰ء میں بحیثیت مبلغ اسلام اپنی مہم کا آغاز کیا۔ جب وہ ۱۸۹۲ء میں مسیح موعود ۱۸۹۸ء میں امام الزمان اور ۱۹۰۱ء میں مستقل نبوت کے جھوٹے دعوؤں کی منزل طے کر چکا تو بالآخر ۱۹۰۸ء میں بد درجہ ذلت کی موت کو پہنچا۔

تاج برطانیہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مرزا قادیانی اعلان کرتا ہے۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

اعلان مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ ۴۹ مولفہ میر قاسم علی قادیانی۔

انگریزی سازش کا یہ منہ بولتا ثبوت منظر عام پر آیا، اور دیدہ ور نظروں نے مرزا قادیانی کو پہچان لیا۔ اس لئے کہ قادیانی صرف مذہب اسلام کے ہی دشمن نہیں۔ بلکہ یہ ملت اسلامیہ کے بھی دشمن ہیں آج کے دور میں تو یہ تخریبی سرگرمیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصے لے رہے ہیں۔ ملت اسلامیہ کے خلاف یہی

انگریزوں کی سازش تھی جس پر قادیانی آج تک عمل پیرا ہیں۔ قادیانی کے متعلق بعض لوگوں کا یہ نظریہ ہے کہ جب حکومت نے انہیں اقلیت قرار دے دیا ہے، تو اب فیصلہ ہو چکا لہٰذا اب کسی تگ و دو کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

چنانچہ اس سلسلے میں ہماری وضاحت یہی ہے کہ قومی اسمبلی پاکستان نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا، اور آج تیرہ سال گزر جانے کے باوجود اس فیصلے پر قانون سازی نہ ہو سکی جس کا سب سے بڑا فائدہ قادیانیوں کو یہ پہنچا کہ بیرون ملک انہوں نے اپنی خود ساختہ مظلومیت اور انسانی ہمدردی کا راگ الاپنا شروع کر دیا۔ اور اندرون ملک اپنی سازشی سرگرمیوں کو اور زیادہ منظم کر دیا۔ اور اب ان کی سرگرمیاں نہ صرف پاکستان کے مسلمانوں تک محدود ہیں بلکہ یہ اب دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے خطرہ بنتے جا رہے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ قادیانیوں سے دنیا بھر کی ملت اسلامیہ کو کس طرح خطرہ لاحق ہے۔

ہم اور آپ نہیں بلکہ پوری ملت اسلامیہ یہ فیصلہ دے چکی ہے کہ قادیانی فرقہ خارج از اسلام ہیں اور مرتد واقع ہوئے ہیں۔ اس حقیقت کا اعتراف اقوام عالم کر چکی ہیں چونکہ یہ گروہ ایک کا ایسا گروہ فتنہ ہے اس لئے اسے دنیا بھر کی مسلم دشمن قوتوں کی حمایت اور سرپرستی حاصل ہے اس کی تصدیق کے لئے ہمیں اور آپ کو کسی بیانئے اصول و ضابطے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کی تصدیق کے لئے ہمیں اور آپ کو ان کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھنے کی ضرورت ہے مادر وطن اور قوم کے خلاف وطن عزیز میں ہونے والی سازشوں اور واقعات کی کڑیاں ملاتے جائیے آپ کے سامنے نت نئے حقائق اور انکشافات واضح ہوتے چلے جائیں گے۔ اور یہ تمام کڑیاں بالآخر "قادیانی مشنری" پر اختتام پذیر ہوں گی۔ کہنے کو تو ہمارا ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے مگر عملاً یہاں دشمنان ملت اسلامیہ کو ہر قسم کی مراعات حاصل ہیں۔ مثال کے طور پر قومی شناختی کارڈ کے اجراء کے نظام کو دیکھ لیجئے، کوئی قادیانی ہرگز اپنے فارم پر قادیانی یا مرزائی ہونے کی نشاندہی نہیں کرتا۔ بلکہ اس فارم پر تحریر حلف نامہ اور حلفیہ بیان کو صدق دل سے نہ ماننے کے باوجود دستخط کر دیتا ہے یا پاسپورٹ بنانے کا ہے۔ یہی نہیں بلکہ انتخابی فہرستوں میں بھی قادیانیوں کا اندراج بحیثیت مسلمان تھا اور آج بھی نئی فہرستوں کے لئے ہو رہا ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حکومت پاکستان کی طرف سے اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ قادیانی مرتد قرار پانے کے باوجود مسلمان بن کر مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ نہیں ڈال رہے یا ان کو اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے دوسرے راستے نہیں مل گئے۔ یا وہ ممالک جہاں غیر مسلموں کے لئے داخلہ ممنوع ہے وہاں ان مراعات سے فائدہ اٹھا کر اس مملکت اور مسلم قومیت کے خلاف ہونے والی سازشوں میں اپنا کردار ادا نہیں کر رہے۔ یقیناً اس تلخ حقیقت سے انکار کی قطعی گنجائش نہیں البتہ یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ ان خدشات کے مطابق "قادیانی مشنری" ہے کہ قادیانیوں کا تعاقب کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ اور ایمان کی برکتوں کا یہ صلہ ہے کہ ماضی میں پوری ملت اسلامیہ نے اپنا فرض ادا کیا۔ البتہ یہ مسئلہ ایک اور فیصلے کا محتاج ہے۔ اور وہ یہ کہ ہمارے ملک میں بے شمار سیاسی جماعتیں ہیں۔ مگر کسی جماعت کے نصب العین میں قادیانیوں کے بارے میں کچھ نہیں لکھا گیا ہے۔ غالباً یہی سبب ہے کہ لوگ اس

فریاد

میں جو قرآن پڑھنے لگا صبح دم
میری آنکھیں ہوئیں میرے اشکوں سے نم
قلب پر چھا گیا اس قدر سوز و غم
صبح روشن لگی مجھ کو شام الم
میرے فریاد رس! میری فریاد سُن

وہ مسلماں کہ میداں میں تھا صف شکن
ہنس کے سہتا تھا دنیا کے رنج و محن
جب اُبھرتی تھی اس کی جبیں پر شکن
کانپ اٹھتے تھے شاہوں کے زریں بدن
میرے فریاد رس میری فریاد سُن

تیرا وعدہ ہے مومن سے قرآن میں
فتح کامل بھی ہے تیرے فرمان میں
بالیقیں ہے کمی اپنے وجدان میں
ورنہ کیوں یہ ہزیمت ہو میدان میں
میرے فریاد رس میری فریاد سُن

کب سے ملکِ فلسطین محکوم ہے
وادیٔ حُسنِ کشمیر مظلوم ہے
کیوں سمرقند و قندھار مغموم ہے
کیا غلامی مسلماں کا مقسوم ہے
میرے فریاد رس میری فریاد سن

اک مہکتا چمن میرا پیارا وطن
خارجس کے ہیں میرے لئے نسترن
غیر کی زد میں ہے سرزمینِ وطن
اک طرف روس ہے اک طرف برہمن
کر رہا ہے یہ کیا میرا صیاد سُن

رحم کر مجھ پہ اے ربِّ کون و مکاں
کر عطا تو مجھے ایسا زورِ بیاں
شعر اظہر کے بن جائیں منزل نشاں
شب کی ظلمت میں ہو جس طرح کہکشاں
میرے فریاد رس میری فریاد سُن

قاری عبدالعزیز اظہر

مسئلے کو غیر سیاسی بھی سمجھتے ہیں۔ جبکہ ایسا نہیں ہے۔

مرزا قادیانی اپنے جھوٹے الہام پر یہ اعتراف کرتے ہیں کہ انہیں نے فوج کی ضرورت محسوس کی اس کی دلیل یہ ہے کہ مرزا انگریزی حکومت سے یا تو اپنے اور اپنے پیروکاروں کے تحفظ کے لئے فوج کے طلب گار تھے اور اپنے معتقدوں کو یہ باور کرانا چاہتے تھے کہ ہمارے لئے فوج کا تیار کرنا ضروری ہے، پروگرام ان ہی حقائق کی روشنی میں مرتب کیا جس طرح خود انگریزوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے روپ میں ہندوستان پر قبضہ کیا تھا۔ مگر کہاں انگریز اور کہاں مرزا۔ اس لئے اس جھوٹے الہام کو بھی نقل کر دینا ضروری ہے

مرزا جی ۱۰ اپریل ۱۸۹۱ء کی ڈائری میں لکھتے ہیں۔

"کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا کہ انسانوں کی صورت پر دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں ایک زمین پر اور ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے۔ تب میں نے اس شخص کو جو زمین پر تھا۔ مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ فوراً دوسرے نے کہا کہ ایک لاکھ نہیں پچاس ہزار ملیں گے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۹۸-۹۷ حاشیہ)

جھوٹ جھوٹ ہی ہے۔ نہ تو یہ الہام تھا اور نہ ہی کہیں سے مرزا کو ایک لاکھ یا پچاس ہزار فوج ملی۔ بہر حال مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ نیت واضح ہو گئی کہ وہ فوج قائم کرنا چاہتا تھا۔ یقیناً یہ عزائم اس کے مسلمانوں ہی کے خلاف تھے۔ اور آج مجلس خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور فرقان بٹالین کے نام سے باقاعدہ قادیانیوں کی ایک تربیت یافتہ تخریب کار فورس موجود ہے۔ یہی نہیں بلکہ ان کی ایک خاص تعداد ہمارے ملک کی بری، بحری اور فضائی فوج میں موجود ہے۔ کہتے ہیں کہ فوج میں ڈسپلن کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ گذشتہ سالانہ جلسے کے موقع پر ائیر فورس سرگودھا کے ائیر بیس کے تین جہازوں نے آکر قادیانی سربراہ کے جلسے کے بعد جگہ سے ڈائی مار کر سلامی دی اور مرزا طاہر نے اجتماع سے کہا کہ دوستو اب پھل پک گیا ہے تمہاری جھولی ہی میں گرنے والا ہے۔ جس کا مطلب اس کے علاوہ اور کچھ نہ تھا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہونے والے ہیں۔ حکومت کی مشینری پر اب قادیانیوں کو پورا کنٹرول ہے۔ اور اب اقتدار قادیانیوں کے قبضے میں آنے والا ہے۔ توجہ طلب اور تشویشناک امر ہے مسلم برادری کے لئے کہ روز اول سے قادیانیوں کے دینی عزائم اور پروگرام ہیں۔ جن میں ذرہ برابر تبدیلی نہیں آئی ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے تحریر کر چکے ہیں اور یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ ملک و قوم کے خلاف ہونے والی سازشوں کی کڑیاں ملاتے جائیے آپ ان میں قادیانیوں کی شرکت ضرور پائیں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ حالات حاضرہ پر بھی طائرانہ نظر ڈالی جائے۔ آج کل وطن عزیز میں ملکی اغوا، بموں کے دھماکے، ہنگامے اور جلوس ایک معمول بن گیا ہے۔

یقیناً اگر مجرم پکڑے جائیں اور کیفر کردار تک پہنچیں تو حالات بھی سدھر جائیں اور دوسروں کو عبرت بھی حاصل ہو۔ گویا اس طرح کے حالات پیدا کر کے عوام میں عدم تحفظ کے احساسات کو ابھار دیا گیا۔ حکومت نے ایسے حالات پیدا ہو جانے کے بعد یہ غلط حکمت عملی اختیار کی کہ لوگوں کے اسلحہ کے لائسنس جاری کئے، جس نے خصوصاً غریب طبقے میں عدم تحفظ کا احساس اور زیادہ اجاگر ہوا اور دوسری طرف تخریب کاروں کو ان کے آقاؤں نے جدید اسلحے سے لیس کیا۔ اس تمام سرگرمیوں میں بھی قادیانیوں کا ایک بھرپور کردار ہے۔ آج قادیانیوں کا کوئی گھر ایسا نہیں ہے جس نے اس موقع سے بھرپور فائدہ نہ اٹھایا ہو۔ کیونکہ یہ پلان بھی ان کا مرتب کردہ ہے اس لئے انہوں نے اپنی ہائی کمان کے حکم کے مطابق اسلحہ کے لائسنس حاصل کئے۔ اور کراچی میں مستقل رہائش رکھنے کے باوجود پنجاب سے پورے ملک کے لئے قابل قبول لائسنس حاصل کئے۔ اندازہ لگائیے۔

○ افواج پاکستان میں قادیانیوں کی ایک خاص تعداد۔
○ پولیس اور انتظامیہ میں قادیانیوں کا کنٹرول۔
○ حکومت کے سرکاری محکموں میں کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کا قبضہ۔

باقی صفحہ ۳۰ پر

ذاتِ خداوندی قادیانی عقائد کی رُو سے!

مولانا روح الامین قاسمی فاضل دیوبند بنوری ٹاؤن کراچی

مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک اللہ تعالیٰ روزہ رکھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے، سوتا ہے، جاگتا ہے، لکھتا ہے اور دستخط کرتا ہے، یاد رکھتا ہے اور بھول جاتا ہے، جماعت کرتا ہے اور جنتا ہے، اس کا تجزیہ ہو سکتا ہے، اسے تشبیہ دی جا سکتی ہے اور اس کی تجسیم جائز ہے۔ (العیاذ باللہ)

چنانچہ مرزا قادیانی کہتا ہے۔ مجھ پر وحی نازل ہوئی: قَالَ لِیَ اللّٰہُ اِنِّیْ اُصَلِّیْ وَاَصُوْمُ وَاَصْحُوْ وَاَنَامُ ۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور روزے بھی رکھتا ہوں، جاگتا بھی ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ (البشریٰ ج ۲ ص۷۹۔ مرزا قادیانی کے الہامات کا مجموعہ، مرتبہ منظور الٰہی قادیانی)

یہ ہے مرزائی عقیدہ اور قادیانی نبی کی وحی و الہام مگر وہ کلام حق جسے اللہ الحق نے نبی برحق پر بذریعہ رسول امین یوں نازل کیا ہے۔ اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم لا تأخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشیٔ من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض ولا یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم ۔ (سورۃ البقرہ ۔ آیۃ الکرسی)

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ حی و قیوم ہے جو نہ اونگھتا ہے اور نہ سوتا ہے، آسمان اور زمین جس کے قبضہ قدرت میں ہیں جس کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو سفارش کرنے کا اختیار حاصل نہیں جس کا علم ہر چیز پر محیط ہے اور جس کے علم کا کوئی دوسرا احاطہ نہیں کر سکتا۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ لا ینام ولا ینبغی لہ ان ینام۔ (مسلم ابن ماجہ، دارمی)

ترجمہ: نہ خدا سوتا ہے اور نہ ہی سونا اس کے لئے روا ہے۔

اسی طرح باری تعالیٰ اپنا وصف بیان فرماتے ہوئے کہتے ہیں: قد احاط بکل شیٔ علما (التحریم آیۃ ۱۲) میں ہر چیز کا علم رکھتا ہوں اور مجھ سے کوئی شئی مخفی نہیں۔

اور فرمایا: ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ۔ یعنی اللہ وہی ہے جس کے علاوہ کوئی مالک و خالق نہیں جو پوشیدہ اور ظاہر دونوں قسم کی

اشیاء کا علم رکھتا ہے۔

اور فرشتوں کی زبانی فرمایا: وما نتنزل الا بامر ربک لہ ما بین ایدینا وما خلفنا وما بین ذٰلک وما کان ربک نسیا ۔ (مریم آیۃ ۶۴) یعنی ہم تیرے رب کے علم کے بغیر آسمانوں سے نہیں اترتے کیونکہ اسی کے لئے ہے جو ہمارے آگے پیچھے اور اس کے درمیان ہے، اور تیرا رب بھولنے والا نہیں۔

اور بزبان موسیٰ علیہ السلام فرمایا: لا یضل ربی ولا ینسیٰ (طٰہٰ آیۃ ۵۲) یعنی نہ بہکتا ہے میرا رب اور نہ بھولتا ہے۔

لیکن قادیانی اس کے برعکس یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا غلطی بھی کرتا ہے اور صواب کو بھی پہنچتا ہے اور یہ بدیہی بات ہے کہ غلطی نسیان اور جہل کے نتیجہ میں ہوتی ہے اور اس کے معنی یہ ہوئے کہ بناہ بخدا باری تعالیٰ جاہل اور مبتلائے نسیان ہے۔

چنانچہ قادیانی کے عربی الفاظ ہیں: قال اللہ انی مع الرسول اجیب اخطیٔ واصیب انی مع الرسول محیط۔ (البشریٰ ج ۲ ص۷۹ مجموعہ الہامات مرزا قادیانی مرتبہ منظور الٰہی مرزائی)

خدا نے کہا ہے کہ میں رسول کی بات قبول کرتا ہوں۔ غلطی کرتا ہوں اور صواب کو پہنچتا ہوں۔ میں رسول کا احاطہ کئے ہوئے ہوں۔

نیز قادیانی لکھتا ہے: ایک دفعہ میں نے کشف کی حالت میں خدا تعالیٰ کے سامنے بہت سے کاغذات رکھے تاکہ وہ ان کی تصدیق کردے اور ان پر دستخط ثبت کردے۔ مطلب یہ تھا کہ یہ سب باتیں جن کے ہونے کے لئے میں نے ارادہ کیا ہے ہو جائیں، سو خدا تعالیٰ نے سرخی کی سیاہی سے دستخط کر دیئے اور قلم کی نوک پر جو سرخی زیادہ تھی اس کو جھاڑا اور جھاڑنے کے اس سرخی کے قطرے میرے کپڑوں اور عبداللہ سنوری (مرزا قادیانی کا ایک مرید) کے کپڑوں پر پڑے اور جب حالت کشف ختم ہوئی تو میں نے

اپنے اور عبداللہ سنوری کے کپڑوں کو سرخی کے قطروں سے تر بتر دیکھا اور کوئی چیز ایسی ہمارے پاس موجود نہ تھی جس سے اس سرخی کے گرنے کا کوئی احتمال ہوتا اور وہ وہی سرخی تھی جو خدا تعالیٰ نے اپنے قلم سے جھاڑی تھی۔ اب تک بعض کپڑے میاں عبداللہ سنوری کے پاس موجود ہیں، جن پر وہ بہت سی سرخی پڑی تھی۔ (تریاق القلوب ص۳۴، روحانی خزائن جلد ۱۵ ص۱۹، حقیقۃ الوحی ص۲۵۵، روحانی خزائن جلد ۲۲ ص۲۶۷)

ایک اور مقام پر بھی قادیانی خالق و متعال کو کروہ تشبیہ سے مبرا ایسے تیندوے سے مشابہت دیتے ہوئے ذات باری سے مذاق کرتا ہے۔

"ہم تخیلی طور پر فرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العالمین کا ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لئے بے شمار ہاتھ، بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہا عرض و طول رکھتا ہے، تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحۂ ہستی کے تمام کناروں تک پھیلی رہی ہیں اور کشش کا کام دے رہی ہے۔ (توضیح مرام ص۷۵۔ مصنفہ مرزا قادیانی۔ روحانی خزائن جلد ۳۔ ص۹۰)

اور اسی طرح خداوند کریم کے اس قول کی تکذیب کی جاتی ہے۔ لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر۔ نہیں ہے اس طرح کا سا کوئی اور وہی ہے سننے والا، دیکھنے والا۔ اس سے بھی بڑھ کر قادیانی نے کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور تمام اسلامی ادیان کے بالکل برعکس یہ عقیدہ بھی رکھتا ہے۔

"اللہ مباشرت و مجامعت بھی کرتا ہے اور وہ اولاد بھی جنتا ہے۔"

"خدا نے ان ہی کے نبی مرزائے غلام سے مباشرت و مجامعت کی اور پھر نتیجۃً پیدا بھی وہی ہوئے۔ یعنی (۱) مرزائے قادیان ہی سے جماع کیا گیا۔ (۲) اور وہی حاملہ ٹھہرے (۳) اور پھر خود ہی اس حمل کے نتیجہ میں پیدا بھی ہوا۔

اب ذرا قادیانیوں کی زبان سے ہی سنیئے۔ قاضی یار محمد قادیانی رقمطراز ہے:

"حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا۔" (اسلامی قربانی ص۳۴)

قاضی یار محمد قادیانی اور خود مرزائے قادیان کہتا ہے:

"مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا، اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس الہام کے مجھے مریم سے عیسیٰ بنا دیا گیا، پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔" (کشتی نوح ص۴۷ مصنفہ مرزا قادیانی)

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں میرا نام ہی وہ مریم رکھا جو عیسیٰ کے ساتھ حاملہ ہوئی اور میں ہی اس فرمان باری کا مصداق ہوں۔

ومریم ابنۃ عمران التی احصنت فرجھا فنفخنا فیہ من روحنا۔ میرے علاوہ کسی اور نے اس بات کا دعویٰ نہیں کیا۔

(حاشیہ حقیقت الوحی ص۳۳۸)

اسی بنا پر قادیانی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ:

"غلام احمد خدا کے بیٹے ہیں بلکہ عین خدا ہی ہیں"

چنانچہ متنبی قادیان کہتے ہیں کہ مجھے خدا نے کہا ہے: انت من ماءنا وھم من فشل۔ تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ بزدلی سے (روحانی خزائن جلد ۱۱۔ انجام آتھم)

اور اللہ نے مجھے یہ کہہ کر مخاطب کیا ہے اسمع یا ولدی سن اے میرے بیٹے (البشریٰ جلد ۱۔ ص۴۹)

یا شمس یا قمر انت منی وانا منک۔ اے سورج اے چاند تو مجھ سے ہے میں تجھ سے۔ (روحانی خزائن حقیقۃ الوحی جلد ۲۲ ص۷۷)

"اور خدا نے فرمایا کہ:۔

میں تیری حفاظت کروں گا۔ خدا تیرے اندر اتر آیا تو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے۔ کتاب البریہ ص۸۴

ایک مقام پر تو یہاں تک کہہ دیتا ہے:

"میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں، میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔" (آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴)

اور:۔ انت منی بمنزلۃ بروزی تو مجھ سے ایسا ہی ہے جیسا کہ میں ہی ظاہر ہو گیا، یعنی تیرا ظہور بعینہٖ میرا ظہور ہو گیا۔ تذکرہ ص۶۰۴۔

یہ ہیں خدائے ذوالجلال کے بارے میں قادیانی عقائد سبحانہ وتعالیٰ عما یصفون: اللہ ان صفات سے منزہ اور پاک ہے جن سے وہ متصف کرتے ہیں۔

دراصل باری تعالیٰ نے اپنے کلام میں صراحۃً ان عقائد باطلہ کی تردید کر دی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد: آپ کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ اس کو کسی نے جنا اور جس کے جوڑ کا کوئی نہیں۔

اور فرمایا: لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم۔ تحقیق وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں نے مسیح بن مریم کو خدا کہا۔

باقی ص۳۰ پر

ختم نبوت زندہ باد
ھوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مرزا قادیانی کے تعلقات

عبدالخالق قریشی دہلی

پہلی بیوی جس کو عموماً "پھجے دی ماں" کہتے تھے اور طرح طرح کے ظلم اس پر کیا کرتے تھے۔ کیونکہ "پھجے دی ماں" نے مرزے کو قبول کیا تھا۔ اور نہ ہی اس کی اولاد سلطان احمد اور فضل احمد نے قبول کیا۔

ذرا مرزے کی اپنی زبان میں سنیئے۔

(۱) اللہ بہتر جانتا ہے۔ کہ مجھے کبھی اولاد کی خواہش نہیں تھی۔ (کیونکہ عیاشی اتنی کرلی تھی۔ کہ جسم کی ہڈیاں تک گل گئی تھیں)۔ حالانکہ ۱۵۔ ۱۷ برس کی عمر میں ہی اولاد ہوگئی تھی یہ سلطان احمد اور فضل احمد تھے۔ جو قریباً اسی عمر میں پیدا ہوئے۔ (مرزا غلام احمد قادیانی لاہندہ رجب اخبار الحکم قادیان جلد نمبر ۳۵)

(۲) مرزے کے دوسرے بیٹے مرزا بشیر احمد قادیانی کی اپنی سوتیلی ماں کے بارے میں نفرت دیکھئے۔

بیان کیا۔ مجھ سے والد صاحب نے (مرزے کی دوسری بیوی) کہ حضرت صاحب مرزا کی اوائل ہی سے فضل احمد کی والدہ جن کو لوگ عموماً پھجے دی ماں کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ بے تعلقی سی تھی۔ دونوں میں جس کی وجہ یہ تھی۔ کہ حضرت صاحب مرزا کے رشتے داروں کو دین سے سخت بے رغبتی تھی اور اس کا ان کی طرف میلان کم تھا۔ اور وہ اسی رنگ میں رنگین تھیں۔ اسی لئے حضرت صاحب مرزا نے اپنی پہلی بیوی سے مباشرت ترک کر دی تھی۔ (قارئین کرام!) تو معلوم ہوا کہ یہ دو لڑکے سلطان احمد اور فضل احمد کہاں سے آگئے)

(سیرۃ المہدی حصہ اول صہ ۲۶۔ مصنف صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی)

(۳) مرزے (مرزا غلام قادیانی) کی اپنی اولاد کے بارے میں وضاحت ذرا غور سے پڑھیئے۔ کہ مرزا نے اپنی پہلی بیوی کو کُتیہ اور اولاد کو کتیا کی اولاد کیسے گھما کر کہا۔

حضرت صاحب نے اپنے بیٹے فضل احمد مرحوم کا جنازہ محض اس لئے نہیں پڑھا۔ کہ وہ غیر احمدی (مسلمان) تھا۔ (اخبار الفضل قادیان ۱۵۔ دسمبر ۱۹۲۱ء جلد نمبر ۹، ۴۸)

(۴) میرے مخالف بیابانوں کے خنزیر ہوگئے۔ اور ان کی بیویاں بدتر کتیاں ہیں۔ جو میری کتابوں کو پڑھ کر ثواب حاصل کرتے ہیں۔ وہ راہ راست پر ہیں۔ لیکن کتیوں کی اولاد نہیں مانتی۔

(نجم الہدیٰ۔ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

نمبر ۱ میں مرزا اولاد کی خواہش کی ظاہر نہیں کرتا۔ اور نمبر ۲ میں نے مباشرت ترک کردی۔ نمبر ۳۔ اپنے بیٹے فضل احمد کا جنازہ نہیں پڑھا۔ اور نمبر ۴۔ میں اپنی پہلی بیوی کو کتیا ثابت کیا۔ اور مرحوم فضل احمد کو (جو مسلمان تھا) کتیہ کی اولاد۔ اور اگر فضل احمد کتیہ کی اولاد ہے۔ تو مرزا کیا ہوا (اسی لئے اپنی بھانجی محمدی بیگم کو دیکھ کر اس قادیانی کی رال ٹپکی تھی) یہ پہلی بیوی کی حالات زار ہے۔

اب دوسری بیوی کی کہانی سنیئے۔

بیوی نمبر ۲ "نصرت جہاں" کے بارے میں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ

بخدمت اخویم مخدوم و مکرم مولوی حکیم نور الدین صاحب

السلام علیکم و رحمت اللہ و برکاتہٗ

جس قدر ضعف دماغ کے عارضہ میں یہ عاجز مبتلا ہے۔ مجھے یقین نہیں۔ کہ آپ کو بھی ایسا ہی عارضہ ہو۔ جب میں نے (دوسری) شادی کی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔ (پھر شادی کس امید پر کی)

(خاکسار غلام احمد قادیانی ۲۲ فروری ۱۸۸۷ء)

مکتوب احمدیہ جلد پنجم خط نمبر ۱۴)

یعنی مرزا صاحب نے پہلی بیوی کو کتیا اور اس کی اولاد اپنے آپ کو کتا ثابت کیا۔ اور دوسری بیوی کی اولاد سب حرام کی۔ وہ سے مرزا کی دوسری بیوی کے دس بچوں نے بھی بعد میں اپنے حرام زادہ ہونے کا ثبوت قادیانیوں سے دیا تھا۔ یہ مرزا کا مذہب ہے۔ جس کے مرزائی اور قادیانی دیوانے ہیں۔ جو قادیانی اس کو پڑھے۔ اور ان کے حوالوں کی صداقت جاننا چاہے تو اپنی لائبریری جس کو مرزائی خلافت لائبریری کہتے ہیں۔ وہاں جاکر پڑھ لے۔ اور اگر یہ حوالے جو اوپر دیئے گئے ہیں۔ تو خود بھی سچ کو پہنچ جائیں۔ اور مرزا کی پہلی اولاد کی صف میں آجائیں جو مسلمان تھے۔

محنت رنگ لائے گی

حافظ عطاء اللہ سند ھڑ و کنڈہ کوٹ

میں ہفت روزہ ختم نبوت کا کافی عرصہ سے قاری ہوں۔ مجھے یہ رسالہ بہت عزیز ہے۔ یہ ایمان کو تازہ کرنے والا رسالہ ہے۔ آپ لوگ جو ختم نبوت کے لئے کام کر رہے ہیں وہ قابل تعریف ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ لوگ کی محنت ضرور رنگ لائے گی۔

انتہائی عقیدت سے پڑھتا ہوں!

محمد ناصر اقبال۔ رحیم یار خان۔

میں ہفت روزہ ختم نبوت انتہائی عقیدت و شوق سے پڑھتا ہوں۔ اور خاص کر معجزات نبویؐ صحابہ کرامؓ کے حالات زندگی اور آپ کے مسائل میرے پسندیدہ مضامین ہیں۔ میری خواہش ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ جھوٹے مدعیان نبوت کو بے نقاب کریں۔ اور ہمارے معاشرے کے غلط رسم و رواج کو واضح کرنے کے لئے بھی رسالہ میں کچھ جگہ وقف کریں تاکہ لوگ ان کا شکار ہونے سے بچ جائیں۔

بزمِ ختم نبوت

"اہلِ ایمان کیلئے لمحہ فکریہ"

ذوالفقار علی بھٹہ، احمد پور شرقیہ

متحدہ عرب امارات کی حکومت نے پروفیسر امجد صقر ادریوت کا ایک مقالہ شائع کیا ہے جس میں بڑی تحقیق کے بعد یورپ اور امریکہ کی ان چیزوں کی فہرست دی گئی ہے جن میں خنزیر کے جسم کا کوئی نہ کوئی جزو شامل کیا جاتا ہے ان اشیا میں صابن اور کریم کے علاوہ کھانے پینے کی چیزیں مثلاً چاکلیٹ بسکٹ، پنیر، ڈبل روٹی اور مشروبات (پیپسی کولا) بھی شامل ہیں مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس سلسلے میں حسب ذیل الفاظ خاص طور پر نوٹ کریں اور جن چیزوں پر بھی یہ لکھے ہوں سمجھ لیں کہ ان میں خنزیر کی چربی یا گوشت وغیرہ شامل ہیں یہ چیزیں ہرگز استعمال نہ کریں اور جسے استعمال کرتا دیکھیں اس کے علم میں لائیں کہ یہ حرام ہے اور اس کو روکا جائے جس دکاندار کے پاس دیکھیں اس کی ایمانی حس بیدار کریں اور اپیل کریں ان کو بتائیں کہ یہ چیزیں ہمارے دین میں حرام ہیں اور ان کا فروخت کرنا بھی حرام ہے۔ انگریزی میں اُبلے ہوئے خنزیر کے گوشت کو بیکن مصالحہ دار بھنے ہوئے گوشت کو پورک اور بغیر مصالحے کو ہیم کہتے ہیں۔ پگ اور ہاگ اور سوائن خنزیر کو کہتے ہیں لارڈ خنزیر کی چربی کو کہتے ہیں جو اس کے پیٹ سے حاصل کرتے ہیں۔ پیپسن ایک دوا ہے جس میں اس کا خون شامل ہوتا ہے ابل شارٹننگ یا اینمل شارٹننگ ایک تیل ہے جس میں عام طور پر کھانا پکایا جاتا ہے یورپ اور امریکہ میں بنے ہوئے زیادہ تر بسکٹ، پیسٹریاں اور روٹیاں اسی کی چربی سے تیار کی جاتی ہیں۔ پیپسی کولا مشروب میں پیپسن دوائی ملائی جاتی ہے اس دوائی میں اس کا خون شامل ہوتا ہے ان اشیاء خورد میں خنزیر کے جسم کا کوئی نہ کوئی جزو ضرور شامل ہے (Lux soap, Camy soap, Avery soap, Lab soap, Zict, Saif guard, Bryl creem, Liscap, Lag etik.)

اور کولگیٹ کے علاوہ اور پامولیف کے بنے ٹوتھ پیسٹ میں بھی خنزیر کی چربی ہوتی ہے۔ اس کا گوشت چربیلا اور دیر ہضم نہایت ردی اور موجب امراض خبیثہ ہے جدید سائنسی تحقیق سے پتہ ہے کہ سوائے خنزیر کی چربی کے دیگر ہر جانور کی چربی جو انسانی جسم میں پگھل جاتی ہے اس سے قبل پاؤں، وجع مفاصل اور وجع کانی نقرس بھی پیدا کرتا ہے جس کی علامات سنکھیا کے زہر جیسی ہوتی ہے۔

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر

رحیم یار خان سے مطالبہ

بخدمت جناب ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر صاحب۔ ڈسٹرکٹ رحیم یار خان۔

جناب عالی!

گذارش ہے کہ علاقہ باغ و بہار میں مرزا قادیانی کے امتی مختلف سکولوں میں بطور مدرسین تعینات ہیں۔ مرزا قادیانی نے دوسو کے لگ بھگ جھوٹے اور بے بنیاد دعوے کئے مثلاً مجدد، محدث، امام مہدی، عیسیٰ موعود وغیرہ بلکہ اس کا یہ دعویٰ بھی تھا کہ وہ محمد رسول اللہ ہے (نعوذ باللہ) ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اور ۱۹۸۴ء میں ایک صدارتی آرڈیننس جاری کیا گیا جس کے تحت قادیانی اسلامی شعائر استعمال نہیں کر سکتے۔

اب چونکہ قادیانی ملک بھر میں اسلام دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہیں، اس مقصد کے لئے قادیانی ٹیچر پیش پیش ہیں جو کہ اپنی تبلیغ کے ذریعے ہماری نوجوان نسل کو بگاڑ رہے ہیں۔ اور افسوسناک بات یہ ہے کہ اسلامیات کا مضمون قادیانی غیر مسلم پڑھا رہے ہیں۔ اکثر اوقات سکولوں میں عید میلاد النبی وغیرہ اسلامی تقریبات منعقد کرانے کا اہتمام بھی قادیانی ٹیچر کراتے ہیں۔ اسلام سے ان کا دور کا واسطہ بھی نہیں ہے تو پھر کیونکر ایسی تقریبات میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

چنانچہ ان کے نزدیک میلاد النبیؐ سے مراد میلاد مرزا ہے۔ قادیانی ٹیچرز درج ذیل سکولوں میں تعینات ہیں:۔
چک ۴۳ مرکز باغ و بہار تحصیل خانپور۔ ٹرنگلا مرکز صدر خانپور۔ موضع گوٹھ مرکز باغ و بہار۔

لہٰذا بذریعہ درخواست ہذا ملتمس ہیں کہ مذکورہ قادیانی ٹیچرز کو ۲/۱۴۴ پی چک میں تبدیل کر دیا جائے جو کہ ایک عیسائی غیر مسلم آبادی کا سکول ہے۔ بصورت دیگر اسلامیات کا مضمون پڑھانے اور اسلامی تقریبات میں حصہ لینے پر فی الفور پابندی لگا کر ایک سچے مسلمان اور عاشق رسولؐ ہونے کا عملی ثبوت پیش فرمائیں۔

(سینکڑوں افراد کے دستخط)

مرزائیت صفحۂ ہستی سے مٹ جائیگی

قاری محمد اسحاق نعمانی ـــــ سیالکوٹ

اپنے اپنے وقت میں بہت سے لوگوں نے ختم نبوت کی خدمت کی ہے مگر جس جدید انداز میں دلنشیں طرز پر ختم نبوت نے تحریراً تقریراً امت مرزائیہ کا تعاقب کیا ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام سرپرست حضرات، کارکنوں، قارئین اور مدیر کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ اگر اسی انداز میں کام جاری رہا تو انشاء اللہ مرزائیت صفحۂ ہستی سے مٹ جائے گی۔

شیزان غائب ہوگئی

علیم الدین دُرانی کنیز ٹنڈو آدم

الحمد للہ ختم نبوت رسالہ میں باقاعدگی سے مل رہا ہے وہ دن دور نہیں جب قادیانیوں پر زمین تنگ کر دی جائے گی اور انہیں کہیں پناہ نہیں ملے گی ہمارے شہر ٹنڈو آدم میں ختم نبوت کی تحریک زوروں پر ہے شیزان پورے شہر میں غائب ہو چکی ہے اللہ سے دعا ہے کہ وہ تحریک کو مزید وسعت عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

قادیانی کینسر کا علاج

قاری حاجی عبدالعزیز مرکھی گڈاپ کراچی

قادیانیوں کو اول دعوت تبلیغ دیتا ہوں۔ دل و جان سے مسلمان ہو جاؤ۔ یا پھر مان لو کہ ہم زندیق ہیں اگر یہ دونوں تجویز منظور نہیں تو تمہارا پاکستان میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔ قادیانی کینسر کے لئے اس وقت واحد علاج انٹرنیشنل ہفت روزہ ختم نبوت ہے۔

ہم نے پرچہ پڑھ کر قادیانیوں کا بائیکاٹ کر دیا

محمد ہارون محمد اشرف راجپوت راجواڑہ کبیر والا

آپ کا ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل ہمارے

مدرسے میں باقاعدگی سے آرہا ہے۔ وہ لوگ جو ختم نبوت کا عظیم کام کر رہے ہیں۔ اور اس محبوب رسالے کے اجراء کا انتظام فرمایا ہے۔ بہت بہت مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اس لئے کہ ہمارے علاقے میں ایک مرزائیوں کا گھر ہے۔ اور ان کی لڑکیاں علاقے میں پرائمری سکولوں میں استانیاں ہیں۔ اس رسالے سے پہلے ان سے ہمارا خوب میل جول تھا۔ اور جب سے یہ رسالہ پڑھنے لگا۔ میرے اور میرے تمام ساتھیوں کے یہ جذبات ہیں کہ جب بڑے ہوں گے اور حفظ قرآن سے فارغ ہو جائیں گے تو ان نبیؐ کے دشمن گھرانے سے۔ اور ان دشمن رسولؐ استانیوں کو علاقہ میں نہیں رہنے دیں گے۔

علماء کرام سے درخواست

غلام قادر کھوکھر کسیال ایبٹ آباد

میں جب بھی پڑھتا ہوں قادیانیوں کے متعلق تو یہ بات ذہن میں آتی ہے کہ کیا ایبٹ آباد میں قادیانی نہیں لیکن یہ ہو نہیں سکتا کیونکہ یہ لعنتی فرقہ یہاں بھی ہے گو قلیل ہے اور چھپا ہوا ہے میں سوچتا ہوں کہ ختم نبوت ہفت روزہ اگر چار جماعت پاس والا آدمی بھی پڑھتا ہے تو اس کا بھی ایمان تازہ ہو جاتا ہے لیکن کچھ ڈیوٹی ہمارے علماء کرام کی بھی تھی اسی طرح کی ڈیوٹی اگر ہر مسجد کے امام صاحب کرنے لگ جائیں تو بات بنتی ہے زیادہ نہیں صرف جمعۃ المبارک کے دن تھوڑا بہت بیان کر دیا کریں تاکہ ہمارے نونہالوں کو بھی قادیانیوں کے متعلق کچھ معلومات ہو جائے کیونکہ جمعۃ المبارک کی نماز کے لئے ہر مسجد میں چھوٹے بچے بڑی تعداد میں دیکھے جاتے ہیں میرے نزدیک جو آدمی قادیانیوں کی پردہ پوشی یا کسی بھی طرح ان کی مدد کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں وہ آدمی کم از کم مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔

قادیانیوں کے گلے کا کانٹا

ملک ذوالفقار احمد منگلوری مانسہرہ

میں نے رسالہ "ختم نبوت" دیکھا اور پڑھا تو مجھے معلوم ہوا کہ آج بھی اس دنیا میں شمع نبوت کے پروانے موجود ہیں۔ اور ایسے ایسے علماء موجود ہیں جنکی وجہ سے مسلمان شمع نبوت پر منڈلانے اور ختم نبوت پر جان دینے لگے ہیں۔ ماشاء اللہ آپ کی کاوشوں سے یہ رسالہ بہترین جا رہا ہے۔ خاص کر قادیانیوں کے لئے تو یہ گلے کے کانٹے کی طرح ہے۔ واقعی آپ سب لوگ ایک بڑا کارنامہ انجام دے رہے ہیں بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ آپ اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں اور جہاد کا رتبہ اللہ تعالیٰ نے بڑا بلند رکھا ہے۔ خدا کرے یہ رسالہ اسی طرح ترقی کرتا رہے اور مسلمانوں کو شعور بخشتا رہے۔ آمین۔

میرا قادیانیوں سے کوئی تعلق نہیں

بشیر احمد خان۔ گجرات

من کہ مسمی خان بشیر احمد خان ولد محمد غیاث خان قوم پٹھان سکنہ محلہ عقب چوہان سول ہسپتال نزد مسجد امام ابو حنیفہ گجرات حلفیہ بیان کرتا ہے۔ کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہوں اور اہل سنت والجماعت سے عقیدہ رکھتا ہوں ہمارے رشتے داروں میں سے ایک گھر قادیانی تھا۔ جس وقت حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا اور دائرہ اسلام سے خارج کر دیا۔ میں نے اسی وقت ان سے میل ملاپ چھوڑ دیا اور ساتھ ہی ۱۵ نومبر ۱۹۸۶ء کو اخبار مساوات روزنامہ لاہور میں قادیانیوں سے لاتعلقی کا اعلان کر دیا۔ میرا اور میری اولاد کا قادیانیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے میں شروع سے ہی مسجد امام ابو حنیفہؒ میں باقاعدگی سے نماز پڑھ رہا ہوں لیکن پھر بھی چند ایک لوگوں کے شک دور کرنے کے لئے اپنا بیان دیا ہے۔ تاکہ آئندہ میرے بارے میں غلط افواہ نہ پھیلائیں۔ مرزا غلام احمد نے نبوت کا جو دعویٰ کیا ہے وہ جھوٹا ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے جو خود بھی کافر ہے اور اس کو ماننے والا بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

مرتب: سہیل باوا

نونہالانِ ختم نبوت

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

کیڈٹ کالج کوہاٹ اور قادیانی

انجینئر حامد نور کوہاٹ

کوہاٹ کیڈٹ کالج میں ایک اہم پوسٹ پر قادیانی کو فوراً برطرف کیا جائے، یہ مطالبہ کوہاٹ کے عوام کا بہت دیرینہ مطالبہ ہے کیونکہ ایسے حساس تعلیمی اداروں کے اہم عہدوں پر مرزائی ہونے کی صورت میں اگر طلباء کو ورغلا نہیں تو شک میں با آسانی ڈال سکتے ہیں۔ اس نے قادیانی ہونے کے باوجود سرکاری کاغذات میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا ہوا ہے جبکہ اس نے اپنے عہدے کا چارج لیا، تمام سپلائی شیزان کمپنی کو دے دی جہاں پر ہر سال دس سے پندرہ لاکھ روپے کی سالانہ مصنوعات سپلائی کرتی ہے۔ دوسری طرف اس نے دھوکے سے ایک سنی مسلمان نامی لیڈی ڈاکٹر سے شادی کرلی۔ شادی کے بعد حقائق معلوم ہونے پر اسکو ہمیشہ کے لئے چھوڑ گئی ہے۔ اب وہ باغیرت لیڈی ڈاکٹر بیرون ملک پریکٹس کر رہی ہے۔ یہ ہر سال چھٹیوں میں اس خاتون کو منانے جاتا ہے تاکہ اس سے جماعت کے لئے فائدہ حاصل کیا جا سکے۔ مگر اب وہ مسلمان خاتون اس کے دھوکے میں نہیں آرہی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کو دھمکیاں وغیرہ بھی دی جا رہی ہیں۔ اس مرزائی نے کیڈٹ کالج کوہاٹ کی جامع مسجد میں تبلیغی جماعت کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اور بہانہ یہ بنایا ہے کہ یہ اسٹوڈنٹس کا وقت ضائع کرتے ہیں۔ مسجد میں جمعہ کے دن وعظ اور اذان ممنوع قرار دے دی ہے۔ اذان کی وجہ سے اس بدبخت کے ذہن پر بوجھ پڑتا ہے۔ کیونکہ اس کا گھر جامع مسجد کے قریب ہے۔

اس کے علاوہ بڑے بڑے چھپے مرزائیوں کے بچوں کو کالج میں داخلہ دیا ہوا ہے۔ جن کی تعداد پچیس سے زیادہ ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام نے مذکورہ کالج کا خفیہ دورہ کیا تھا۔ اور رات اس کے گھر پر ہی ٹھہرا تھا۔ اس نے مذکورہ ڈاکٹر کی علمیت کا رعب ڈالنے کے لئے تمام کالج کے طلباء کے لئے ایک لیکچر بھی کروانے کی بھرپور کوشش کی مگر ڈاکٹر عبدالسلام کے کہنے پر پروگرام ملتوی کر دیا گیا۔ یہ بات یہیں پرنسپل کے ایک ملازم نے بتائی، اس نے نام ظاہر کرنے سے معذرت طلب کی ہے۔

دوسری طرف پرنسپل کا ایک بھائی پاکستان کی فارن سروس میں ملازم ہے۔ جو اقوام متحدہ میں بیٹھ کر پاکستان کی خفیہ طریقے سے جڑیں کاٹ رہا ہے۔ یہ وہی مرزائی ہے جن کو چوہدری ظفراللہ نے فارن سروس میں لیا تھا۔ اب یہ لوگ ترقی کر کے انتہائی اہم پوسٹوں پر پہنچ گئے ہیں۔ اور جماعت کی ہدایت پر تقیہ کی آڑ لے لی ہے تاکہ بظاہر مسلمانی میں اپنا الو سیدھا کریں۔

کیڈٹ کالج کے اس قادیانی کو جماعت کے رسائل باقاعدگی سے ملتے ہیں۔ ایک غیر مرزائی کا ان رسالوں سے کیا کام؟

پاکستانی قانون کے تحت کسی مرزائی کو جرم سے محض تعزیر کے لئے کاغذی کارروائی میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا ہو مسلمان میں تصور کیا جاتا ہے۔ عدالت میں اس خفیہ مرزائی کو مرزائی ثابت کرنا بے حد مشکل ہے۔ یہ ہماری پوری قوم کا ایک المیہ ہے۔ کوہاٹ کے عوام نے مطالبہ کیا ہے کہ اس مرزائی کو فوراً معطل کیا جائے۔ اور قانون میں فوراً ترمیم کی جائے کہ صرف کاغذوں پر دستخط کر دینے سے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے والوں کو سخت سزائیں دی جائیں۔ مذکورہ مرزائی کو ایک مسلمان لیڈی ڈاکٹر کو دھوکہ دینے پر اس کے خلاف دھوکہ دہی کا مقدمہ درج کیا جائے تاکہ حقائق عوام الناس کے سامنے آسکیں۔

مجھے رسالہ بہت پسند ہے

محمد فاروق کوکب ڈیروی از شجاع آباد

میں ہر ہفتے ختم نبوت کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ تمام دینی رسائل میں مجھے سب سے زیادہ یہی پسند ہے اس کے ٹائیٹل میں مقناطیس کی کشش ہے ہماری یہ دعا ہے کہ خدا اس رسالے کو دن دگنی رات چوگنی ترقی نصیب کرے۔ (آمین)

قادیانی پروفیسر کو برطرف کیا جائے

مرسلہ: انجم جماعت چہارم جنڈانوالہ

میں حکومت وقت یعنی مسلم لیگ حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہوں کہ شیخوپورہ گورنمنٹ کالج کے قادیانی پروفیسر اور پرنسپل کو فوری طور پر برطرف کیا جائے، ورنہ طلبہ میں آگ بھڑک اٹھے گی۔

حضورؐ کے دشمنوں کو برطرف کیا جائے

خدمات ناقابل فراموش ہیں

ناصر محمود مہر زاندی آہلے

ماشاءاللہ رسالہ بہت اچھے طریقے سے ختم نبوت کے غداروں کا تعاقب کر رہا ہے۔ اس رسالہ کی خدمات یقیناً ناقابل فراموش ہیں۔ یہ جہاں قادیانیوں کا پوسٹ مارٹم کرتا ہے وہاں ان کو دعوت اسلام بھی دیتا ہے۔

طالب علم کی دعا

فیض لدھیانوی

میرے کریم جھک کے بڑی عاجزی کے ساتھ
تیرے کرم کے سامنے پھیلا رہا ہوں ہاتھ
ناکامیوں کا غم نہ سہے میری زندگی
ہر طرح کامیاب رہے میری زندگی
وہ شوق دے کہ قوم کے کچھ کام آسکوں
ہر دلعزیز بن کے بڑا نام پاسکوں
پڑھ لوں جو علم اس پہ عمل بھی ہو اے خدا
ہر وقت تیری یاد رہے دل کی رہنما
آمادہ ہو کبھی نہ طبیعت گناہ پر
سیدھا چلوں ہمیشہ ہدایت کی راہ پر
دنیا میں بے کسوں کی محبت کا دم بھر دل
ہمدرد بن کے ان کی مصیبت کو کم کر دل
توفیق دے کہ خلق کی خدمت کروں سدا
مردانہ وار حق کی حمایت کروں سدا
پروردگار جوش میں لا اپنی رحمتیں
کر دے جہاں سے دور غریبی کی لعنتیں
ذلت نصیب ہو مجھے عزت نصیب ہو
یا رونہ گار بن کر فراغت نصیب ہو
وطن چمن کی طرح شادماں رہے
تا حشر اس میں عدل کا سکہ رواں رہے
پہنچاؤں فیضؔ اپنے پرائے کو عمر بھر
یا رب یہ مختصر سی دعا ہے قبول کر

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

سراپائے مرزا

بڑے کذّاب ہیں یہ قادیانی
بدل لیتے ہیں آیات قرآنی
غلام احمد کا عقد آسمانی
کیا ہے نظر بد کی ترجمانی!
کہ حالِ چشم مرزا بھی وہی ہے
جو ہے دجّال کی اک آنکھ کانی
"مسیحا" کو لگے قے دست! تو یہ
نبی جی پر بلائے آسمانی
کبھی بیوی کبھی بیٹا خُدا کا!
عجب مرزا کی ہے یہ بدزبانی
سدا بادہ کشی افیون خوری
بڑی رنگین تھی اس کی جوانی
سمجھ کر گڑ جو ڈھیلوں کا تناول
یہ مجنوں پن یہ وحشی زندگانی
کرونا نوجواں کا چھوڑیئے گا
بنا لیتا ہے اپنا دانا پانی!
یہ کوئی طنز کی باتیں نہیں ہیں
قدیؔر عینِ حقیقت ہے بیانی

از قلم جناب سلطان قدیرؔ صاحب مدارس

ے مرزا قادیانی ایک جیب میں گڑ اور ایک جیب میں ڈھیلے رکھتا تھا۔

مرسلہ: عبدالرحمٰن الفضل، اسٹریٹھم لندن

اخبار ختم نبوت

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اندراج کیا جائے

ننکانہ صاحب (نمائندہ خصوصی) حکومت فوری طور پر شناختی کارڈ اور طلبا کی تعلیمی اسناد، سرٹیفکیٹ میں مذہب کے خانے کا اندراج کیا جائے۔ یہ بات گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے سرپرست اعلیٰ حاجی عبدالمجید رحمانی کی طرف سے جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں کہی گئی انہوں نے کہا کہ قادیانی شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج نہ ہونے کی وجہ سے خود کو مسلمان ظاہر کر کے ملک کی اہم کلیدی آسامیوں پر فائز ہیں انہوں نے وزیراعظم محمد خان جونیجو اور وزیر داخلہ سے پُر زور مطالبہ کیا ہے کہ شناختی کارڈ اور طلباء کے تعلیمی سرٹیفکیٹ و اسناد میں مذہب کے خانے کا فی الفور اندراج کیا جائے کیونکہ اسی طریقہ سے قادیانیوں کو دھوکہ دہی سے کلیدی آسامیوں پر قابض ہونے اور خود کو مسلمان ظاہر کرنے سے روکا جا سکتا ہے اور مسلمانوں کی حق تلفی کے باعث مذہبی حلقوں میں پائی جانے والی بے چینی کو دور کیا جا سکتا ہے۔

ٹیکس ہضم کرنے پر قادیانی تنظیم کے خلاف کارروائی کی جائے

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) وزیراعظم پاکستان محمد خان جونیجو نے چیئرمین سنٹرل بورڈ آف ریونیو اسلام آباد کو حکم دیا ہے کہ انجمن احمدیہ ربوہ اور دیگر قادیانی تنظیموں نے جو انکم ٹیکس یا دوسرے ٹیکس غبن کئے ہیں ان کے بارے میں ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے اور اس سلسلے میں پرائم منسٹر سیکرٹریٹ راولپنڈی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد کو اطلاع دی جائے۔ اس ضمن میں وزیراعظم سیکرٹریٹ کے سیکشن آفیسر نذیر احمد نے ایک یادداشت کے ذریعے مولوی فقیر محمد کو اطلاع دی ہے جنہوں نے ایک عرصہ قبل ایک یادداشت کے ذریعے وزیراعظم پاکستان محمد خان جونیجو سے اپیل کی تھی کہ انجمن احمدیہ ربوہ نے تحریک تجدید۔ وقف جدید اور دوسری تنظیموں نے جو کروڑوں روپے کا انکم ٹیکس اور دیگر ٹیکس غبن کیا ہے اس کی فوری تحقیقات کرائی جائے۔ اور ان تنظیموں سے ان کے بجٹ کے مطابق متعلقہ ٹیکس اور جرمانے وصول کئے جائیں۔ مولوی فقیر محمد نے کہا کہ قادیانی تنظیموں کا سالانہ بجٹ ۳۰ کروڑ روپے سے زائد ہے جو خفیہ فنڈز ہیں۔ وہ الگ ہیں۔ جب کہ انجمن احمدیہ ربوہ کا سال رواں کا بجٹ ۳ کروڑ ۵۹ لاکھ روپے ہے۔ تحریک جدید کا ۲۱ کروڑ روپے کا وقف جدید ۴۳ لاکھ روپے سے زائد ہے۔ جوبلی فنڈ تقریباً ۱۶ کروڑ روپے سے زائد ہے اور بیوت الحمد فنڈ الگ ہے جس کا صدر شفیع اشرف قادیانی ناظر امور عامہ بیوت الحمد کمیٹی کا صدر ہے۔ ربوہ میں ایک سو مکان اس فنڈ سے تعمیر کرائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ تحقیقات کے لئے الگ ٹریبونل مقرر کیا جائے۔

ربوہ میں کلمہ طیبہ کی حفاظت کی جائے

مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیراعظم محمد خان جونیجو اور وزیراعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف سے مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ میں قادیانی عبادت گاہوں دفاتر گھروں پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی آویزاں کر کے خود کو مسلمان ظاہر کرنے پر زیر دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان مقدمات درج نہ کرنے پر وفاقی انتظامیہ کی دو عملی ختم کرنے کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں اور ربوہ میں بھی امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء پر مکمل عملدرآمد کرایا جائے انہوں نے کہا کہ وفاقی وزارت مذہبی امور اور وفاقی وزارت داخلہ ربوہ میں آرڈیننس کی خلاف ورزی پر ذمہ دار قادیانی غیر مسلموں کے خلاف قانونی کارروائی کے لئے صوبائی اور ضلعی انتظامیہ کو مراسلے بھیجتی ہے۔ مقام افسوس ہے کہ صوبائی محکمہ داخلہ فیصل آباد ڈویژن اور جھنگ کی انتظامیہ قائم مقام صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا مرزا منصور احمد اور صدر عمومی ربوہ حکیم خورشید احمد کے خلاف محکمہ قانون کی سفارش کے باوجود تھانہ ربوہ میں مقدمہ درج نہیں کرا رہی ہے جس کی وجہ سے مرزائیوں کی طرف سے لاقانونیت جاری ہے انہوں نے کہا کہ سارے ملک میں قادیانیوں کے خلاف قانون کی خلاف ورزی پر مقدمات درج ہو رہے ہیں مگر ربوہ میں چشم پوشی سے کام لیا جا رہا ہے جب کہ قادیانی آئین اور قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے ووٹ نہیں بنوائے ہیں ان پر غداری کے الزام میں بھی مقدمہ چلایا جائے جب کہ اندرون اور بیرون ملک پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے عوامی کالونی یونٹ کا قیام

کراچی: جناب مولانا عبدالغفار رحمانی صاحب خطیب جامع محمدی مسجد ڈی ایریا عوامی کالونی کورنگی کی سرپرستی میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں کالونی کے باشندوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس اجلاس میں کالونی کے عوام نے مندرجہ ذیل عہدیداروں کو منتخب کیا سرپرست اعلیٰ جناب مولانا عبدالغفور رحمانی صاحب، نائب مولانا عبدالرشید صاحب، صدر غلام سرور چشتی صاحب، نائب صدر چوہدری عبدالعزیز نائب صدر دوم محمد حسن صاحب، جنرل سیکرٹری قاضی سیف الرحمٰن سیفی چشتی صاحب، جوائنٹ سیکرٹری، مولانا عزیز الرحمٰن سیکرٹری نشر و اشاعت محمد جاوید عباسی نائب نور امین صاحب خازن محمد شعیب صاحب، نائب ماسٹر علی زمان صاحب سالار اعلیٰ افضل الرحمٰن عباسی، سالار دوم شمس الرحمٰن صاحب سوم محمد سعید خان صاحب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل

بہاولپور۔ چک نمبر ۲۹ بی سی کے اہلیان کا اجلاس ڈاکٹر محمد حسین کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا سرپرست اعلیٰ جناب ظفر احمد ظفر، امیر ڈاکٹر محمد حسین، نائب امیر اول جناب محمد امین دوم جناب غلام مصطفےٰ سوم ماسٹر محمد الیاس علی جنرل سیکرٹری جناب الیاس علی سیکرٹری نشر و اشاعت محمد عباس صاحب دیگر اہم ممبران جناب عبدالغفور صاحب، عاشق علی صاحب، معراج الدین صاحب منتخب ممبران سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کا فرض منصبی ہے قادیانی عالم اسلام اور پاکستان کے بدترین دشمن اور استعماری طاقتوں کے ایجنٹ ہیں تمام مسلمانوں کو ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانان عالم کی طرف سے یہ اہم ترین فریضہ سرانجام دے رہی ہے منتخب عہدیداروں نے ہر قسم کے تعاون کی بھرپور یقین دہانی کرائی انجمن سپاہ صحابہ کے رفقاء منظور احمد نعمانی، محمد صادق راشد، محمد یحییٰ امجد نے بھی خطاب کیا۔

جامع مسجد ریلوے اسٹیشن ربوہ میں محفل حسن قرأت

گذشتہ دنوں مدرسہ تعلیم القرآن جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی ربوہ میں جناب قاری عبدالمالک صاحب استاذ شعبہ قراۃ دارالعلوم کراچی کی قیادت میں قرأ حضرات کا ایک وفد آیا اس وفد کے ہمراہ فیصل آباد کے قاری محمد ابراہیم قاری محمد اقبال قاری صابر علی اور دوسرے حضرات شریک تھے۔ خطیب جامع مسجد محمدیہ ربوہ مولانا خدابخش شجاع آبادی اور عالمی مجلس کے دوسرے کارکنوں نے وفد کا خیر مقدم کرتے ہوئے خوش آمدید کہا نماز ظہر کے وقت محفل قرأۃ شروع ہوئی قاری عبدالمالک آف کراچی نے جب آیت خاتم النبیین تلاوت کی تو سامعین کی عجیب کیفیت تھی۔ قاری صاحب کی تلاوت نے سامعین کو محو کر دیا آخر میں وفد نے عالمی مجلس ختم نبوت کی خدمات کو سراہا اور زبردست خراج عقیدت پیش کیا ربوہ میں جماعت کے اداروں کے لئے خصوصی دعائیں کی۔ بعد میں دفتر ختم نبوت مسلم کالونی میں قرأ حضرات کو استقبالیہ بھی دیا گیا۔

حاجی محمد سرور کا انتقال

جمعیت علمائے اسلام کے ناظم نشر و اشاعت شیخ محمد صفدر کے والد محترم جناب حاجی محمد سرور "فیروز پوری علوائی" گذشتہ دنوں ویگن کے حادثہ میں لودھراں کے قریب انتقال

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوۃ

سابقہ چشتیہ دواخانہ

الحاج قاری حکیم محمد یونس ایم اے

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

ہمارا شعار — احترام الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقات

موسم گرما ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء

موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء

جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت

اخبار ختم نبوت

فرما گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند اور عاشق ختم نبوت تھے۔ ختم نبوت کے تقریباً ہر جلسہ میں شرکت کرتے۔ صدیق آباد (ربوہ) کانفرنس میں بھی اکثر و بیشتر شریک ہوتے رہے ان کی اچانک حادثاتی موت کی خبر پورے شہر میں پھیل گئی۔ ہزاروں کی تعداد میں مسلمان جنازہ میں شریک ہوئے۔ نماز جنازہ استاذ الحفاظ الحاج حافظ سعید احمد نے پڑھائی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں الحاج محمد ذکر اللہ، الحاج سیف الرحمان انصاری حاجی عمر دین، چوہدری محمد علیم، عبدالرحمن انصاری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک مشترکہ بیان میں مرحوم کے صاحبزادوں شیخ محمد صفدر، شیخ محمد ثقلین سے تعزیت کرتے ہوئے مرحوم کے لیے مغفرت کی دعا کی اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

پشاور میں مرزائی غیر مسلموں کی رسوائی

پشاور، ملک بھر میں مرزائی غیر مسلم ایک منصوبے کے تحت صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزیاں کرتے ہوئے شمع ختم نبوت کے پروانوں کو مشتعل کرکے ہر جگہ مقامی انتظامیہ اور مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر اپنا الو سیدھا کرنے کی ناپاک کوشش میں سرگرم عمل ہیں۔ یہی کھیل پشاور کی جماعت مرزائیہ بھی کھیلنا چاہتی تھی۔ جس کا بروقت نوٹس لے کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی زعماء نے اس کو ناکام بنا دیا۔ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر پشاور اور اسسٹنٹ کمشنر کی بروقت کارروائی سے مرزائیوں کو اپنا ارتدادی جلسہ منسوخ کرنا پڑا اور ایک تحریر کے ذریعے انتظامیہ کو یقین دہانی کرائی کہ ہم مرزائی جلسہ وغیرہ نہیں کریں گے مرزائی غیر مسلموں کی طرف سے دو جلسوں کا اعلان تھا۔ جس کی منسوخی سے مرزائی غیر مسلموں کے گھر میں صف ماتم بچھ گئی۔ اس موقع پر چار مسجد نمک منڈی اور جامع مسجد امدادیہ زریاب کالونی میں شمع ختم نبوت کے عام اجتماعات میں حضرت مولانا عبداللہ صاحب، مولانا نورالحق صاحب، مولانا سید امام شاہ صاحب، مولانا قاری شیر زمان رہبر اور مولانا معراج الاسلام نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور مرزائیوں کے کفریہ عقائد بیان کرتے ہوئے مسلمانوں اور انتظامیہ کو خراج تحسین پیش کیا کہ ان کی بیداری سے مرزائیوں کو رسوائی اُٹھانی پڑی۔

گوجرانوالہ میں عدالت میں مرزائیوں کی ضمانت مسترد

قادیانیوں کو گرفتار کرکے جیل بھجوا دیا گیا

گوجرانوالہ، ایڈیشنل سیشن جج گوجرانوالہ ملک دوست محمد کھیڑہ نے آج تھونڈی موسیٰ خان کے مشہور مقدمہ میں ملوث قادیانیوں دوست محمد شاہد آف ربوہ، بشیر احمد آف ربوہ، خالد پرویز، محمد یوسف، مبشر احمد، نذیر احمد، علیم احمد، منور احمد

بقیہ: پاک مال

ذہن بنانا چاہیئے کہ میں زکوٰۃ حساب کے موافق دیتا رہا ہوں نہ معلوم کتنی کوتاہیاں اس میں ہو جاتی ہوں گی۔ ان کی تلافی کے لیے زیادہ سے زیادہ مقدار صدقات نافلہ کا ذخیرہ ہونا چاہیئے۔ عدالت میں جب مقدمہ کے لیے آدمی جاتا ہے ہمیشہ خرچ سے زیادہ روپیہ جیب میں ڈال کر جاتا ہے کہ معلوم کیا خرچ پیش آجائے۔ وہ عدالت تو سب عدالتوں سے اونچی ہے، جہاں نہ جھوٹ چلتا ہے نہ سفارش نہ زبان زوری۔ ہاں اللہ کی رحمت ہر چیز سے بالاتر ہے وہ صاحب حق ہے۔ بالکل ہی معاف کر دے تو کسی کا کیا اجارہ ہے۔ لیکن یہ ضابطہ کی چیز نہیں ہے اور مراحم خسروانہ کی امید پر جرم نہیں کیے جاتے۔ اس لیے فرض کی مقدار کو بہت اہتمام سے اس کے شرائط اور آداب کی رعایت رکھتے ہوئے ادا کرتے رہنا چاہیئے اور محض فرائض کی ادائیگی پر ہرگز ہرگز قناعت نہ کرنا چاہیئے بلکہ ان کی کوتاہی کے خوف سے تکمیل کے لیے زیادہ سے زیادہ حصہ نوافل کے ذخیرہ کا اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔

قائم شدہ ۱۳۸۴ھ

فون نمبر : ۲۰

ہمارے ادارے جامعہ اسلامیہ محمدیہ (رجسٹرڈ)

دارالامان فاروق آباد منڈی، ضلع شیخوپورہ

ملحقہ وفاق المدارس

میں

محلہ درس

لازوال بشارت عظمیٰ

دورۂ حدیث کے ساتھ ساتھ ـــــ اب حفظِ حدیث بھی

دنیا سے حفظ حدیث کا دور ختم ہو گیا ہے۔ اس سنت عظیمہ کو زندہ کرنے کے لیے حفظ حدیث کا اہتمام کیا گیا ہے۔ حافظ بخاری و بلند پایہ محدث اساتذہ کرام کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ اواخر شوال میں اسباق شروع ہوں گے۔ حدیث حفظ کرنے والے عاشق حدیث کو -/۱۰۰ روپیہ، دورۂ حدیث پڑھنے والے کو -/۲۰ روپیہ اور نچلے درجہ والے کو -/۱۰ روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔

حفظ حدیث کے داخلہ کی شرائط ترتیباً: (۱) وفاق المدارس کا فارغ التحصیل جید جیداً (۲) مہتمم یا شیخ الحدیث کا تصدیق نامہ (۳) زکاوت و ذہانت (۴) رخصت جمعہ منسوخ (۵) دو وقت طعام عام، رہائش۔ (۶) پابندی قوانین مدرسہ

نوٹ: مخیر حضرات کیلئے رضاء مصطفیٰ، شفاعت نبوی اور حصول جنت کا نادر موقعہ۔ جلدی کیجئے۔

الداعی الی الخیر، خادم حدیث، مہتمم مدرسہ ابو محمد یعقوب ربانی

کی درخواست ضمانت مسترد کر دی جس پر پولیس نے ملزمان کو گرفتار کر کے سنٹرل جیل گوجرانوالہ بھجوا دیا۔ مقدمہ کی کارروائی دیکھنے کے لئے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد علمائے کرام کی سربراہی میں سیشن کورٹ میں موجود تھی۔ مسلمانوں کی طرف سے مقدمہ کی پیروی نوید انور نوید ایڈووکیٹ، شیخ امان اللہ ایڈووکیٹ، ابرار احمد خان ایڈووکیٹ، عنایت اللہ ہاشمی ایڈووکیٹ نے کی۔ جبکہ مرزائیوں کی طرف سے خواجہ سرفراز، ملک محمود احمد اور ظفر احمد ایڈووکیٹ نے وکالت کی۔ استغاثہ کے مطابق قادیانیوں نے انتہائی دیدہ دلیری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۲۳ مارچ کو تلونڈی موسیٰ خان کے گورنمنٹ ہائی اسکول کے گراؤنڈ میں اسپیکر لگا کر جلسہ عام منعقد کر کے اسلام اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کیں اور مرزائیت کا پرچار کیا جس کی اطلاع ملتے ہی تھانہ صدر پولیس نے ملزمان کے خلاف زیر دفعہ سی ۲۹۵ الف ۲۹۸ سی ۱۸۸ ات پ مقدمہ درج کر کے۔ مسلمان وکلاء کی طرف سے مسٹر نوید انور نوید نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ دفعہ سی۔ ۲۹۵ کی سزا عمر قید اور موت ہے اور گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ضمانتیں مسترد کرنا جرم کی سنگینی سے مطابقت رکھتا ہے۔ ربوہ میں قادیانیوں کی کانفرنس پر پابندی کے بعد یہ ان کا پورے ملک میں پہلا جلسہ تھا جس پر انتظامیہ نے کارروائی کر کے مسلمانوں کے جذبات کا احترام کیا۔ عدالت کی کارروائی سننے کے لئے جو اکابرین اور علمائے کرام موجود تھے ان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما ڈاکٹر غلام محمد، مولانا احمد سعید، حافظ محمد یوسف عثمانی، حافظ محمد ثاقب، چوہدری غلام نبی، قاضی اللہ یار، مولانا عبدالغفور بٹ، حافظ گلزار احمد آزاد، میاں محمد اسماعیل اختر، محمد اقبال خان، حافظ بدر منیر، حافظ محمد سلیم قمر، عبدالمجید قادری، جمیل احمد بٹ، مولانا محمد ایوب طوفانی قاری محمد اظہر صدیقی اور ملک مقصود خواجہ محمد شفیق کے علاوہ سینکڑوں مسلمان موجود تھے۔ ازاں بعد مسلمانوں کا یہ جلوس نعرے لگاتا ہوا ضلع کچہری پہنچا جہاں نوید انور نوید ایڈووکیٹ نے اپنے چیمبر کے باہر جلوس سے خطاب کیا اور اپنے ساتھی وکلاء کی طرف سے بھی ختم نبوت کے پروانوں کو مکمل حمایت اور امداد کا یقین دلایا۔

بقیہ از معجزات

ان کی بات نہ سننا نادانی ہے، میں خود سمجھدار ہوں، بھلے برے کی تمیز رکھتا ہوں، اچھی بات کہیں گے تو مانوں گا ورنہ رد کر دوں گا۔

چنانچہ آپ نے کلام سنانا شروع کیا، یہ ایسا کلام تھا کہ ایسا اچھا اور شیریں کلام اس سے پہلے نہیں سنا تھا۔ کلام سن کر میں اس تلاش میں تھا کہ آپ جہاں جائیں میں بھی ساتھ جاؤں، چنانچہ آپ اپنے گھر پر گئے اور میں بھی ساتھ ہو لیا، میں نے کہا کہ میری قوم نے تو آپ سے بہت ڈرایا تھا لیکن آپ کا کلام سنا تو دل نے کہا کہ آپ کا کلام حق ہے۔ آپ اپنے دین کی باتیں نیز کرنے اور نہ کرنے کا کام بتایئے۔ آنحضور نے مجھے اسلام سمجھایا اور میں مسلمان ہو گیا۔ اس وقت میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں قوم دوس کا سردار ہوں، وہ میری فرمانبرداری کرتے ہیں، آپ کچھ نشانی دیجئے کہ وہ ایمان لے آئیں۔ چنانچہ ایک نور میری دونوں آنکھوں کے درمیان ظاہر ہو گیا جو ستارے کی طرح چمکتا تھا۔ جب میں اپنے قبیلہ میں پہنچا تو مجھ کو اندیشہ ہوا کہ میری قوم اس کو برص کا داغ نہ کہے، چنانچہ میں نے ایک ٹیلہ پر چڑھ کر دعا کی اور وہ نور میرے کوڑے کے کنارے میں ظاہر ہو گیا۔ طفیلؓ جب چلتے تو قندیل کی طرح روشنی پڑتی تھی۔ طفیلؓ کے باپ اور ان کی بیوی مسلمان ہو گئے لیکن قوم نے ان کی بات نہ مانی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! قوم دوس مسلمان نہ ہوئی ان میں زنا اور سود کا بہت زور ہے ان پر بددعا کیجئے۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے خدا دوس کو ہدایت نصیب فرما۔ طفیلؓ کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں وہاں جا کر دوسیوں کو اسلام کی طرف بلاتا رہا۔ جس کی قسمت میں خدا نے اسلام کی دولت لکھ دی تھی وہ مسلمان ہوا۔ اور جب میں احد و خندق کی لڑائی کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو میرے ساتھ میری قوم اور کنبہ کے ستر اسی آدمی تھے جو مسلمان ہو چکے تھے۔

طفیل بن عمروؓ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے جو مسیلمہ کذاب سے لڑی گئی تھی۔

ظلی بروزی کا افتراء

مرسلہ
حمیرا صدیقہ طاہر پیر!

ان کے دل و دماغ میں ناحق فتور ہے — بہتان تراشتے ہیں کہ ظلی حضور ہے
صاحب وہاں تو ظلِ پدر ناگوار تھا! — اور آپ کہہ رہے ہیں کہ نبی سایہ دار تھا!
پیدا ہوئے تو باپ کا سایہ اٹھا دیا — گھٹنوں چلے تو دادا عدم کو روانہ تھا
چلنے لگے تو مادر و عم ہو گئے جدا — اک اک سایہ سر سے یوں اٹھتا چلا گیا
سائے پسند آئے نہ پروردگار کو !!!!
بے سایہ کر دیا گیا اس سایہ دار کو !!!

لاہور قادیانی مبلغ دوست محمد شاہد کو گرفتار کر لیا گیا

گوجرانوالہ جیل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج گوجرانوالہ ملک دوست محمد صاحب نے گونڈی موسیٰ خان کے مشہور مقدمہ قتل میں مشہور قادیانی مورخ اور مصنف دوست محمد شاہد ربوہ اور دیگر نو قادیانیوں بشیر ربوہ، خالد پرویز، یوسف مبشر، نذیر، سلیم منور اور منظور کی درخواست ضمانت مسترد کر دی جس پر پولیس نے ملزمان کو احاطہ سیشن کورٹ سے گرفتار کر کے سنٹرل جیل گوجرانوالہ بھجوا دیا۔ استغاثہ کے مطابق ان قادیانیوں نے ۲۳ مارچ کو گونڈی موسیٰ خان کے گورنمنٹ ہائی سکول گراؤنڈ میں لاؤڈ اسپیکر لگا کر جلسہ عام کیا تھا اور اس میں اسلام و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کیں۔ مرزائیت کا لٹریچر تقسیم کیا۔ صدر پولیس نے متعدد دفعات کے تحت ان کے خلاف مقدمہ درج کیا تھا۔

بقیہ: قادیانی عقائد

یا اہل الکتاب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ القاہا الی مریم وروح منہ فآمنوا باللہ ورسلہ ولا تقولوا ثلثۃ انتہوا خیرا لکم۔ انما اللہ الہ واحد سبحانہ ان یکون لہ ولد لہ ما فی السموات وما فی الارض وکفی باللہ وکیلا (سورہ نساء)

ترجمہ: اے کتاب والو! اپنے دین میں مبالغہ نہ کرو اور اللہ کے بارے میں سچی بات کے علاوہ اور کچھ مت کہو۔ بے شک مسیح ابن مریم صرف اللہ کے رسول اور اس کے کلام ہیں جو مریم کی طرف ڈالا اور روح اس کے ہاں کی سو اللہ کو مانو اور اس کے رسولوں کو، اور یہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں اس بات کو کہنے سے رک جاؤ۔ اس میں تمہاری بہتری ہے خدا صرف ایک ہی ہے اس کو لائق نہیں کہ اس کی اولاد ہو۔ زمینوں اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اسی کا ہے اور کافی ہے اللہ کارساز۔

نیز ارشاد فرمایا: وقالت الیہود عزیر ابن اللہ وقالت النصاری المسیح ابن اللہ ذلک قولہم بافواہہم یضاہئون قول الذین کفروا من قبل قاتلہم اللہ انی یؤفکون (سورۃ التوبۃ)

ترجمہ: یہودیوں نے کہا: کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ نے کہا مسیح اللہ کا بیٹا ہے، ان کے اپنے منہ کی باتیں ہیں (حقیقت سے جن کا کوئی تعلق نہیں) جیسے پہلے کافروں کی ریس میں کہہ رہے ہیں۔ خدا کی مار ہو ان پر یہ کہاں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔

ہم بھی قادیانیوں کے ان عقائد پر اس کے سوا کچھ نہیں کہتے۔ قاتلہم اللہ انی یؤفکون۔

عمل پیرا ہوں اور اس سے روگردانی نہ کریں۔ کفار سے ہمیشہ جہاد کریں، دشمن عناصر کو اس ملک میں فتنہ و فساد برپا کرنے دیں۔

ایک ہی جھنڈے تلے جس روز ملت آئے گی
ساری دنیا اس کے آگے خود بخود جھک جائے گی

بقیہ: عظیم فتنہ

- خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، فرقان فورس قادیانیوں کی نیم فوجی تنظیم۔
- تمام قادیانی لائسنس یافتہ اسلحہ سے مسلح۔
- پی آئی اے اور پاکستان کسٹم قادیانیوں کے لئے ذریعہ تعاون۔

اور ہم غرض مطمئن ہیں کہ ہمارے ملک میں اسلامی نظام آنے والا ہے۔

ہمارے ملک میں جمہوریت کو استحکام حاصل ہو رہا ہے۔ عوام کی بالادستی قائم ہو رہی ہے، اس لئے ہم اس (ملک) اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں اپیل کرتے ہیں کہ ملک اور قوم کے عظیم تر مفاد کے لئے ضروری ہے کہ پاکستان سے قادیانی فتنہ ختم کیا جائے۔

بقیہ: مسلمانوں کی آبادی

بلجیم	۳ء۱۵	''	ارجنٹائن	۱ء۱۵	''
آسٹریا	۱ء۱۵	''	سرینام	۲۴	''
یوگوسلاویہ	۱۳ء۱۵	''	گیانا امریکہ	۹ء۳۵	''
ہالینڈ	۳ء۱	''	آسٹریلیا	۱ء۵	''
امریکہ	۹	''	نیو کیلوڈونیا	۳	''
ٹرینیڈاد	۹ء۶	''	فیجی	۷ء۷	''

آسٹریلیا کے بعض دوسرے علاقوں میں ایک فی صد کے قریب مسلمانوں کی آبادی ہے۔ ان اعداد و شمار میں روس میں بسنے والے ۱۲ کروڑ سے زائد مسلمانوں اور ۱۰ کروڑ سے زائد چینی مسلمانوں اور اسی طرح بعض دوسرے کمیونسٹ ملکوں میں مسلمانوں کی آبادی کا ذکر نہیں ہے شاید اس کی وجہ ان ملکوں میں مسلمانوں کے لئے مکمل آزادی کا فقدان اور بیرونی دنیا سے ان کے صحیح رابطے کا نہ ہونا ہے۔

نوٹ: ان اعداد و شمار کے بارے میں قارئین میں سے اگر کوئی صاحب تازہ ترین معلومات فراہم کریں یا کسی غلطی کی نشان دہی کریں تو ادارہ ان کا شکر گزار ہوگا۔

بقیہ: مولانا انور شاہ کشمیری

کا شرف ملاقات حاصل نہ ہو تو میں ہندوستان سے نامراد واپس لوٹا۔ علامہ کشمیری نے تلامذہ کی صورت میں اپنی یادگار چھوڑنے کے ساتھ ساتھ تالیفات کی شکل میں اپنی یادگار چھوڑی ہیں جن میں اہم تصانیف درج ذیل ہیں۔ فیض الباری شرح صحیح بخاری چار جلد، العرف الشذی علی جامع الترمذی، مشکلات القرآن، عقیدۃ الاسلام، تحیۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ، اکفار الملحدین، التصریح بما تواتر فی نزول المسیح، خاتم النبیین، نیل الفرقدین فی مسئلۃ رفع الیدین، کشف الستر عن صلوۃ الوتر وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے اور اعلیٰ انعامات سے نوازے۔ (آمین ثم آمین)

هُوَالشّافی — افتخار الاطباء

طبّی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختمِ نبوّت

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کرلیں ○ عام طور پر حکماء امراضِ مخصوصہ کے لئے مشہور کردیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

اوقاتِ مطب: موسمِ گرما، ۸ تا ۲ بجے، نماز عصر تا نماز عشاء۔ موسمِ سرما، ۱۰ تا ۱ بجے، نماز عصر تا نماز عشاء۔ جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے، نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

شمع اسٹیل فرنیچر

مال آرڈر پر بھی تیار کیا جاتا ہے

اعلیٰ معیار

مثالی نفاست

مضبوط اور پائیدار

الماریاں اور اسٹیل فرنیچر

دوکان نمبر ۸-۷، انجمن ابن سینا مارکیٹ لیاقت آباد نمبر ۴ کراچی ۱۹

فون نمبر ۴۱۰۶۰۷

جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی میں طلباء کرام کے

داخلے

۵ شوال سے ۲۵ شوال ۱۴۰۸ھ بمطابق ۲۱ مئی سے

۱۰ جون ۱۹۸۸ء تک جاری رہیں گے

جامعہ اسلامیہ کلفٹن کی خصوصیات

○ جامعہ اسلامیہ کلفٹن کراچی کے نہایت خوبصورت ترین مقام پر واقع ہونے کے ساتھ ساتھ خود کلفٹن کے قلب پر واقع ہے ○ جامعہ کی خوبصورت بلڈنگ نہایت کشادہ ہوادار اور طلباء کی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس میں تمام تر وہ انتظامات کیئے گئے ہیں جس سے علوم اسلامیہ کے طلباء کی صحت و دماغ تازہ رہتے اور ہمہ وقت صفائی کا خاص اہتمام ہے ○ جامعہ اسلامیہ کلفٹن مین روڈ کے قریب کلفٹن کے مرکزی تجارتی علاقہ میں واقع ہونے کی وجہ سے طلباء کرام کو ہمہ وقت ٹرانسپورٹ آسانی سے میسر رہتی ہے اور خصوصی طور پر جامعہ صدر شہر کراچی و کینٹ اسٹیشن و کراچی کے اہم مقامات کے قریب پڑتا ہے۔

جامعہ اسلامیہ کلفٹن بلاک نمبر ۵ کراچی میں درس نظامی کے طلباء کرام کے لیے داخلے ۷ سے ۲۵ شوال تک جاری رہیں گے۔ جامعہ میں نصاب تعلیم وفاق المدارس کا پڑھایا جاتا ہے۔ جدید علوم کے لیے فی الحال جامعہ میں میٹرک تک کی تعلیم کا انتظام ہے جو کہ وفاق المدارس کے نصاب کیساتھ اس کو ترتیب دیا گیا ہے۔

جامعہ اسلامیہ کلفٹن میں طلباء کو دی جانیوالی مراعات

○ جامعہ میں طلباء کرام کو قیام و طعام مفت حاصل ہوگا۔ ○ جامعہ کی طرف سے کتب علاج معالجہ و صاف ستھرا بستر کی سہولت بھی طلباء کو حاصل ہوگی ○ طلباء کو قیام و طعام کے علاوہ ماہانہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ طلباء کو کرایہ کیلئے رعائتی کارڈ بھی دیئے جاتے ہیں جس سے طلباء کراچی شہر میں بسوں پر نہایت معمولی پیسوں سے سفر کر سکتے ہیں۔

جامعہ اسلامیہ کلفٹن

کو نہایت قابل ترین و تجربہ کار شفیق اساتذہ کرام کی خدمات حاصل ہیں جو کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ طلباء کی ذہنی و اخلاقی تربیت پر بھی خصوصی توجہ فرماتے ہیں۔

اور

تمام اساتذہ کرام الحمدللہ مسلک علماء دیو بند اہلسنت سے تعلق رکھتے ہیں۔

جامعہ میں آنے کا راستہ

کلفٹن کے مین روڈ پر سپر مارکیٹ عظیم شاپنگ سینٹر کے سامنے والے چوراہے پر مغرب جانب جامعہ اسلامیہ کی مسجد بالکل سامنے نظر آرہی ہے

جلسہ عام

◇ زیر صدارت

پیر طریقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں۔ خطیب اسلام علامہ قاری محمد اجمل خان صاحب لاہور۔

مورخہ ۲۴/۲۵ شوال المکرم بروز جمعرات جمعہ بمطابق ۹/۱۰ جون ۸۸ء بروز جمعرات و جمعہ

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا محمد مکی حجازی مدرس خانہ کعبہ مکہ ◇ عالمی مبلغ اسلام مولانا محمد ضیاء القاسمی فیصل آباد ◇ امام السلاطین شہنشاہ خطابت سید محمد عبدالقادر آزاد خطیب شاہی مسجد لاہور ◇ شیر پنجاب امام خطابت حضرت مولانا قاری حماد اللہ شفیق [?] ختم نبوت رحیم یار خان ◇ سیف بے نیام حضرت مولانا محمد نعمان علی پوری ◇ خطیب ملت حضرت مولانا عبدالحکیم عابد لاہور ◇ جناب مولانا محمد موسیٰ قاسم فاضل دیوبند جنرل سیکرٹری مرکزی جمعیت علماء برطانیہ لندن

منجانب مفتی محمد محی الدین مہتمم جامعہ اسلامیہ کلفٹن بلاک ۵ نزد سپر مارکیٹ کلفٹن کراچی، فون نمبر ۵۳۳۷۸۳